یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ جلد واپس ہوگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

تار کا پتہ: اہلحدیث مجتبیٰ منڈی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مومنی پیچھے کہوں حدیث کہی ۔ و روانہ برو ج مصطفیٰ

نمبر ۲۲ ۔ جلد ۹

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔ للعہ ر
رؤسا و جاگیر داران سے ر ۔ للعہ
عام خریداران سے ر ر ۔ للعہ
ششماہی للعہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ ۶ پنس
ششماہی ۵ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہونا چاہیے
جملہ خط و کتابت و ارسال بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعہ

قادیانی مذاق

(الولد سر لابیہ)

قادیانی مشن کے بانی مرزا صاحب پنجابی کی عادت سے ہمارے ناظرین خوب آگاہ ہو گئے کہ آنجناب ایک بات چھیڑ دیتے یہ سمجھ کہ مد مقابل شاید ادہر توجہ نہ کریگا۔ یا اوس کی حیثیت اور مشاغل اوس کو مانع ہو نگے۔ مگر جب متوجہ ہوتا تو آپ بغلیں جھانکنے لگجاتے۔ ایک دفعہ آپنے پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑہ ضلع راولپنڈی کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا کہ لاہور میں آکر بالمقابل تفسیر لکھو۔ یہ سمجھا کہ ایک سجادہ نشین کا حرکت کرنا بقول ع قطب از جائے جنبد! محال نہیں تو مشکل ضرور ہے گر وہ پیر صاحب آپ کی چال سمجھ گئے اور مع خدم و حشم لاہور میں آگئے۔ لیکن قادیانی مسیح تشریف نہ لائے البتہ بازاروں میں بڑے بڑے اشتہار لگے دیکھے گئے کہ:

"پیر مہر علی کا فرار" ایک طرف لوگ اون اشتہاروں کو دیکھتے دوسری طرف پیر صاحب کی لاہور میں زیارت کرتے تو اون کے منہ سے صاف نکلتا ؎

خون ناحق بھی چھپانے سے کبھی چھپتا ہے
کیوں وہ بیٹھے ہیں [illegible] پہ اپن داغ لیے

اسیطرح ایک دفعہ خاکسار کو چیلنج دیا کہ قادیان میں اگر مجھ سے گفتگو کرلو۔ تم کو سفر خرچ کے علاوہ انعام بھی دونگا میں جا پہونچا تو وہی دون کی لی۔ کہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ مباحثہ نہ کرونگا۔

اسی طرح قادیان کے جوشیلے رکن منشی قاسم علی دہلوی نے ۱۶۔ فروری سنہ حال کو مناظرہ کا چیلنج دیا اور شرائط بھی خود ہی تجویز کر دیں اور مجھے اجازت دی کہ میں کمی بیشی یا ترمیم کرنی چاہوں تو کروں۔ اسلئے میں نے بھی ایک شرط بڑہائی کہ آپ اپنے خلیفہ نورالدین صاحب سے اجازت نامہ لیکر پیش کریں۔

میں نے یہ شرط کیوں لگائی؟ اس کی اصل وجہ تو آگے چلکر بتلاونگا مگر ناظرین اس کی معقولیت کا اندازہ کرسکتے ہیں کہ جو قوم ہر بات میں فخر کرے کہ ہمارا امام ہی ہمارا امیر ہے اوس کو کہا جائے کہ اپنے امام کی اجازت حاصل کرو۔ تو اوس کے برا منانے کی کیا بات ہے؟ مگر افسوس کہ ہمارے مخاطب منشی قاسم علی نے اس کو ناپسند کیا بلکہ اس شرط کی پیش کرنے کو ہمارا فرار قرار دیا۔ اسلئے ہم بتلاتے ہیں کہ یہ شرط ہم نے کیوں لگائی تھی۔

عرصہ ہوا بدر قادیان میں ایک ہدایت نامہ در بارہ مباحثات بنام مرزائیان شائع ہوا تھا جو درج ذیل ہے:۔

(۱) شرائط مباحثہ وہاں کی جماعت کو خود بخود طے کر لینی چاہئیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کے لوگ عموماً سیدھے سادے ہیں۔ اور مولویوں کی کارروائیوں سے واقف نہیں ہیں۔ انہیں چاہیے کہ شرائط مباحثہ جو ان کے نزدیک ضروری ہوں بمعہ وہاں کے مفصل حالات کے لکھکر یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس بھیجیں اور یہاں سے پھر

اخبار مسلمان کو یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے جس میں اسلام کی خوبیوں کا اظہار اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیے جاتے ہیں۔ زیر ایڈیٹری مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) قیمت سالانہ للعہ خریداران اخبار اہلحدیث سے مرت [illegible] ۔ پتہ [illegible]

AsliAhleSunnet.com

شرائط مباحثہ جو لکھکر بھیجی جائیں انکے مطابق فریق مخالف سے فیصلہ کریں۔

(۲) تاریخ مباحثہ خود بخود کبھی مقرر نہ کریں کیونکہ بعض دفعہ یہاں سے کوئی صاحب جو اوس مباحثہ میں پیش کرنے کے لائق ہوں، عین اون تاریخوں پر روانہ نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے پہلے یہاں سے دریافت کر لینا چاہئے۔ کہ کونسی تاریخیں مباحثہ کے واسطے موزون ہونگی۔

(۳) مباحثہ ہمیشہ تحریری منظور کرنا چاہئے اس سے مخالفین کو بیہودہ باتیں بنانے اور گالیاں دینے اور بکواس کرنے کا موقع نہیں رہتا۔ نیز وہ بعد میں اپنے کہے ہوئے سے انکاری نہیں ہو سکتے۔ اگر تحریر نہو تو آجکل کے مولویوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابھی ایک بات کہتے ہیں پھر ایک منٹ کے بعد مُنکر ہو جاتے ہیں۔

(۴) بعض دفعہ مخالفین یہ شرطیں پیش کرتے ہیں کہ کسی کو حکم اور فیصلہ کنندہ مباحثہ میں مقرر کیا جائے۔ یہ بالکل بیہودہ بات ہے۔ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ کے وقت کسی ثالث یا فیصلہ کنندہ یا حکم مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ موقعہ پر سننے والے لوگ خود اپنے واسطے فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس کے دلائل زبردست ہیں۔ اور بعد میں تحریروں کو پڑھکر لوگ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ایسے معاملات میں کوئی ثالث فیصلہ کنندہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر فیصلہ کنندہ غیر احمدی ہوگا تو اُس کا میلان بہر حال فریق مخالف کی طرف ہوگا۔ اور اگر احمدی ہوگا تو غیر احمدی اس کو قبول نہ کرینگے۔ غیر مذہب کے آدمی کو اسلامی عقائد کے فیصلہ کے واسطے مقرر کرنا کسی غیرت مند مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔ اگر اس طرح مذاہب کا فیصلہ ہو سکتا تو آج تک جس قدر مذاہب ہیں اون میں کوئی اختلاف نہ ہو سکتا۔ غرض کسی خاص شخص کو کبھی حکم یا فیصلہ کنندہ نہیں بنانا چاہئے۔

(۵) جس شہر میں مباحثہ ہو اوس شہر کے چند معزز رئوس کو حفظ امن کا ذمہ دار بنا لینا چاہئے اور نیز گورنمنٹ سے اجازت حاصل کر لینی چاہئے اور چونکہ فریق غیر احمدیہ کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے اس واسطے یہ دونوں کام اون کے سپرد کرنے چاہئیں۔ اور جب تک وہ گورنمنٹ کی اجازت حاصل نہ کریں۔ اور کسی رئیس کو حفظ امن کا ذمہ دار نہ بنا لیں۔ اور ان ہر دو امور کے واسطے تحریری کاغذ نہ لا دیں تب تک مباحثہ منظور نہیں کرنا چاہئے اور نہ دوسری شرائط طے کرنی چاہئے۔

(بدر مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۰)

اہلحدیث۔ ان شرائط میں خلیفہ صاحب نے جماعت مرزائیہ کو کیا ہدایت فرمائی ہے؟ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ (الف) وہ شرائط خود فیصل نہ کریں۔ منشی قاسم علی نے شرائط خود مقرر کیں۔ خلیفہ صاحب کا خلاف کیا۔ (ب) تاریخ بھی مقرر نہ کریں۔ منشی قاسم علی نے ایسٹر کی تعطیلات کی تاریخ مقرر کی (ج) منصف مقرر نہ کریں منصف مقرر کرنا بیہودگی ہے۔ منشی قاسم علی نے یہ بیہودہ پن کیا کہ منصف مقرر کئے۔ غرض منشی قاسم علی کی ساری کارروائی خلیفہ قادیانی کی ہدایت کے برخلاف تھی لہذا خطرہ تھا کہ عین وقت پر فرار کر جاتے اس لئے ہم نے لکھا کہ باجازت خلیفہ صاحب آویں تاکہ بعد میں قادیانی مشن کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے کہ منشی صاحب نے چونکہ امام وقت کا خلاف کیا تھا اس لئے رام پور کی طرح ان کو ذلت ہونی لازمی تھی۔ یہ ہیں اصل واقعات۔ اب سنو ہمارے دل کی۔

میں آپ کی جملہ شرائط جو میری ذات خاص کے متعلق ہیں تسلیم کرتا ہوں۔

البتہ یہ کہتا ہوں کہ منصفوں کا حلف دینے کا قاعدہ نہیں تاہم اگر وہ اس شرط کو منظور کرینگے تو مجھے بھی اس انکار پر اصرار نہیں۔ مناظر کا حلف اوٹھانا تو بالکل فضول ہے ایک تو وہ دلائل دے دوم وہ منصف مانے۔ سوم قسم کھائے کیسی فضول حرکت ہے۔ اسلئے قسم حلف کو تو غالباً سب فضول جانینگے۔ البتہ منصفوں کا فیصلہ منظور ہوگا۔ پس آپ حسب اقرار مبلغ صد روپیہ بطور امانت خواہ دہلی میں خواہ لودہانہ میں (جہاں مناظرہ کرنا چاہتے ہیں) کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کرا کر مجھے اطلاع دیں میں اپنی فرصت دیکھکر تاریخ مقررہ پر آجاؤنگا۔ انشاء اللہ۔

اہلحدیث کانفرنس

عالم تصور سے نکلکر بفضلہ تعالےٰ عالم تصدیق میں آچکی ہے اسلئے کانفرنس کی ترقی کے سامان اور تجاویز سوچنی چاہئیں۔ مگر احباب ہی خواہان خاص ہیں اسلئے اون کو اون کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ جو درج ذیل ہیں:۔

(الف) کانفرنس کی ممبری خود قبول کریں اور اس کی بہت جلدی خاکسار کو اطلاع بخشیں۔ (ب) حسب توفیق چندہ کی اطلاع بھی دیں۔ (ج) اپنے اپنے مقامات پر انجمن اہلحدیث قائم کرکے کانفرنس سے وابستہ کریں۔ غرض اب خاموش رہنے کا وقت نہیں رہا۔ حرکت کریں اور حرکت کرائیں۔ فی الحرکۃ برکۃ

قابل تقلید مثال

ہمارے ملک پنجاب میں بعض جہلا میں رسم ہے کہ لڑکا پیدا ہونے پر ہر سال اوس کے گلے میں ہسلی (زیور) ڈالا کرتے ہیں جب گیارہ برس کا ہوتا ہے تو اُس سارے زیور کو بیچ کر گیارہویں کرتے ہیں۔ اسکے مقابلہ پر ناظرین یہ سنکر خوش ہونگے کہ ایسی خواتین بھی ہیں جن کو اولاد کے متعلق ہر قسم کے نیک خیال علمی ارادے ہوتے ہیں۔ ہمارے محترم دوست مولوی محمد حسین صاحب سوداگر کوٹلہ دہلی کی دختر نیک اختر کے ہاں فرزند ارجمند پیدا ہوا تو خاتون موصوف نے اخبار اہلحدیث اور مسلمان دونوں اوس کے نام سے جاری کرائے اور کہا کہ ان کی جلدیں بندہوا کر رکھوں گی جب یہ لڑکا بڑا ہوگا تو اپنی یادگار سے خود ہی فائدہ حاصل کریگا۔ اللہ اللہ۔ ایسی علم دوست مائیں جن بچوں کی والدہ ہونگی وہ کیوں نہ علم میں ترقی کرینگے۔ موصوفہ کی درخواست ہے کہ ناظرین اہلحدیث اون کے بچے کے لئے صلاحیت کی دعا کریں۔ اللھم اجعلہ صالحا ھادیا مھدیا +

AsliAhleSunnet.com

نبی نمبر کا اشتہار جب دیا تھا تو اوس وقت بھی یہ خیالی تعین نہ تھی کہ ربیع الاول ہی میں یہ نمبر نکلیگا۔ کیونکہ یہ کوئی مولودی نمبر تو نہیں ہوگا بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح کا ایک مستقل مضمون ہوگا۔ بعض حنفی دوستوں نے خدا جانے غلط فہمی سے یا چڑانے کو لکھا کہ کیا ربیع الاول کی تاریخ مقررہ میں نبی نمبر نکالنا بدعت تو نہ ہوگا؟ حالانکہ اگر ربیع الاول میں نکلتا تو بھی مولودی بدعت کا اوس میں رد ہوتا۔

اس سے بڑھکر حیرت ہے کہ انجمن اسلامیہ امرتسر میں عید میلاد کرنے کی تجویز پیش ہوئی تو ایک صاحب نے یہاں تک کہہ دیا کہ اب تو اس پر کوئی معترض نہیں، اہلحدیث نے بھی نبی نمبر نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ اللہ اکبر یہ جرأت اور یہ دلیری اور اس قسم کا استدلال ان لوگوں کے جن کا اصول مذہب یہی ہو کہ استدلال کرنا دلیل لانا مقلد کی شان نہیں۔ اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ (مقلد کی دلیل صرف امام کا قول ہوتا ہے۔ مقلدین اگر اپنی حیثیت میں رہتے تو ان کو ہر طرح کا آرام ہوتا۔ اور ہر قسم کی رسوم شرکیہ، کفریہ اور بدعیہ سے محفوظ رہتے جو امام ابو حنیفہ صاحب نے کہا ہوتا وہ کہتے۔ جو کیا ہوتا وہ کرتے مگر ایسا کرنے سے نہ مولود کی رسم ثابت ہوتی نہ قبروں کے عرس جائز ہوتے نہ قوالی میں مزہ آتا نہ سرود لطف دیتا۔ غرض حنفی مذہب پر محض دیوبندیہ خیالات کا مجموعہ رہجاتا اور بس۔ جنپر آجکل کے جمہور حنفی اوسیقدر خفا ہیں جتنے کہ اہلحدیثوں پر۔

بات دور چلی گئی۔ نبی نمبر کی بابت اطلاع دینی مقصود تھی چونکہ مضامین پر لکھنے کے لئے جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری مقیم دہلی مقرر ہوئے تھے آجتک جناب موصوف کی علالت کی وجہ سے تعویق ہوئی تھی اب آپ کی اجازت آنے پر مضامین بھیجے گئے ہیں۔ امید ہے نبی نمبر جلدی نکلیگا اور اہلحدیث کی شان کے حسب حال نکلیگا۔ انشاء اللہ۔

نبی نمبر کی اشاعت فدائیان سنت کے لئے نبی نمبر ایک اچھا خاصہ راہ نما ہوگا اس لئے اصحاب ثروت اوس کے نمبر خرید کر مفت تقسیم کریں تو تعداد خریداری سے اطلاع دیں۔ قیمت فی نمبر حسب ضخامت ہوگی اور بھی کوئی صاحب اپنی ذات خاص کے لئے یہ نمبر خریدنا چاہیں تو اطلاع دیں۔

قادیانی بیعت سے توبہ

از حکیم فیروز الدین صاحب فیروز امرتسری

مخدومی و مکرمی نبیل و فاضل جلیل مولنا و بالفضل اولنا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب زاد مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں چونکہ ہمیشہ سے ایک وسیع الخیال مسلمان ہوں اس بنا پر مجھے کسی اسلامی فرقے سے تعصب اور کاوش نہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے میں فرق اسلامیہ کی علمی حالت کا اندازہ لگانے میں اس مغالطہ کا شکار ہو گیا کہ سلسلہ احمدیہ (مرزائیہ) کی علمی حالت نسبتاً بہتر ہے اور الحقنا بالصالحین کی آرزو مجھے کشاں کشاں قادیان میں لیگئی جہاں میں اس مفروضہ پاک گروہ میں شامل ہوا۔ مگر بہت جلد اس امر کا موقعہ ملا کہ ایک حاجی مسلمان کے جنازہ سے اس جماعت کے افراد کو علیحدہ ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اون کے قول سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ قرآن و حدیث کے فیصلے کے مقابل مرزا صاحب کے فیصلے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس سے مینے نفرت کی۔ اس کے بعد جناب نے مختلف کتابوں کے حوالوں سے میری اون معلومات میں اضافہ کیا جو پیش ازیں مجھے سلسلہ مذکورہ کے متعلق حاصل تھے اس پر میری قوت فیصلہ کو اور مدد ملی۔ لہذا میں اس جماعت سے جو مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتی۔ علیحدہ ہوتا ہوں، فاشہدوا بانی مسلم۔

ان چند سطور کو اپنے اخبار میں عام آگاہی کے لئے درج فرما دیں۔ فیروز الدین احمد۔

اڈیٹر۔ حکیم صاحب! یہ فسخ بیعت خدا آپکو مبارک کرے۔ حسن ظن تو ایک اچھا وصف ہے مگر بدیہیات میں حسن ظن بدظن کے برابر ہے۔ قادیانی مشن کا مسئلہ اب کوئی نظری نہیں رہا بلکہ بدیہی ہے۔ بہر حال خدا نے آپ کی بہت جلد بروقت دستگیری فرمائی اس کے شکریہ میں آپکو کوشش کرنی چاہیے کہ جو صاحب آپ کو قادیان لے گئے اب آپ ان کو اپنے ہمراہ کرنے کی کوشش کریں۔

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ

یقینی امر یہ ہے کہ ہندوستان کا کوئی فرد مسلمان اس بات سے انکار نہیں کر سکتا ہے کہ اصلاح المسلمین اور اصلاح الرسوم والعقائد میں جیسے کچھ سر توڑ کوشش اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ بڑے دعوے سے عرض کروں گا کہ اگر اسمٰعیلؒ جیسا ریفارمر ہندوستان میں پیدا ہو کر مسلمانوں کو ایسے کڑی اور کڑوے جلاب نہ دیتا آج ہندوستان کے تمام مسلمان مثل دیہاتیوں کے ہوتے جو صحیح کلمہ تو درکنار غلط بھی نہیں پڑھ سکتے ہیں! خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے اسمٰعیلؒ کو ہماری ہدایت کے واسطے ہند میں پیدا کیا۔ سچ یہ ہے کہ اسمٰعیل پیغمبر نہ تھے رسول نہ تھے صاحب وحی نہ تھے مگر اسلام و پیغمبر اسلام علیہ التحیۃ والسلام کے عاشق صادق اور نشۂ توحید کے متوالے، علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق ضرور تھے۔ شبانہ روز ایک ہی دھن تھی یہی سعی و کوشش تھی کہ مسلمانوں کی اصلاح ہو۔ اسلام کی اشاعت ہو۔ ہند کے ہر در و دیوار اور کنکر پتھر سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا آوے ہر برگ و بر سے قرآن و حدیث کا نغمہ سنائی دے ہر برنا و پیر کی زبان سے قال اللہ و قال الرسول کی آواز آوے۔ بالآخر اسی دھن اور اسی عشق میں بمقابلہ کفار شربت شہادت نوش فرما کر سریر جنت الفردوس پر جلوہ افروز ہوئے۔

اب سوال یہ ہے کہ ایسے بڑے مصلح ایسے بڑے ہمدرد ایسے بڑے عاشق اسلام ہاں ہاں ایسے بڑے نمازی اور مجاہد کی ہم مسلمانوں بالخصوص موحدین اہل سنت والجماعت نے کوئی یادگار بھی قائم کی ہم کو نظر نہیں آتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں ادنے ادنے لوگوں کی یادگاریں دنیا میں قائم ہیں اون کے معتقدین اور مریدین نے

اہلحدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۱۲ء ص ۳

AsliAhleSunnet.com

مذاق کے موافق یادگاریں قائم کر رکھی ہیں۔ کچھ مشکل نہ تھا اگر شہید اسلام اسمٰعیل علیہ الرحمۃ کی یادگار مسلمان قائم کرتے اور اب بھی کچھ مشکل نہیں۔ مگر ہاں خیال اور ہمت کی ضرورت ہے اور بس۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ انکا بت نصب کیا جاتا۔ یا آپ کے نام کا کوئی جھنڈا یا چبوترہ بنایا جاتا۔ نہ یہ کہتے ہیں کہ آپ کی قبر پر سنگ مرمر یا بلور کا مقبرہ طیار کیا جاتا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ امور تو خود شہید اسلام اسمٰعیل کے خلاف ہیں۔ نہیں نہیں! بلکہ اسلام کے خلاف جن کے مٹنے اور نیست و نابود کرنے میں اسمٰعیل نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ ہاں ہمارا منشا پیارے شہید کی یادگار قائم کرنے کا صرف یہ تھا اور ہے کہ "اسمٰعیل" کے نام سے ایک انجمن یا فنڈ قائم ہوتا جس کا نام اسمٰعیل کے مشن کی اشاعت ہوتا اور بس جس کام میں اسمٰعیل نے اپنی عمر صرف کر دی اوسی کی اشاعت کی جائے اور یہ کچھ مشکل نہیں۔ اب بھی کمر ہمت چست باندھکر کفر و شرک کی مذمت کے واسطے اسمٰعیل فنڈ قائم کر دو۔

آج ۲۰ صفر سنہ ۱۳۳۰ھ کو جبکہ میں اپنے وطن شاہ آباد ضلع ہردوئی میں مقیم ہوں۔ ۱۹ صفر کے اہلحدیث میں مولانا صاحب کا مضمون "محرم اور شیعہ سُنی" پڑھکر دل بھر آیا آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس لئے آج ہی کہ پہلا آج تعزیہ نکلا چالیسواں تھا جس میں مسلمانان شاہ آباد نے سیکڑوں روپیہ برباد کر دیا یہاں کے مسلمان بہ نسبت دیگر قصبات کے زیادہ مشرک و بدعتی ہیں۔ حتی کہ انجمن مفید المسلمین کی طرف سے بھی شربت کی سبیل ہوتی ہے۔ استغفر اللہ۔ ممبران انجمن میں سوا دو چار کے سب ہی مشرک و بدعتی تعزیہ پرست ہیں وغیر ذالک۔

میری دلی خواہش یہ ہے کہ "اسمٰعیل فنڈ" جلد تر قائم ہو کر وہاں کی طرف سے ہزاروں اور لاکھوں اشتہار و رسائل بدرسم محرم تعزیہ پرستی کی مذمت میں سالانہ مفت تقسیم ہوا کریں

شرم کا مقام ہے بدعتی تو بدعات کی اشاعت کے واسطے ہزاروں روپیہ سالانہ جمع کر کے ہزاروں رسائل بدعات کی اشاعت میں شائع کریں اور ہم بدعات محرم کے استیصال میں چند پیسے بھی نہ خرچ کر سکیں۔ مکرم مولانا آپ کیا فرماتے ہیں؟ میرا ذاتی خیال تو یہ ہے (خدا کرے غلط ہو) موحدین اہلسنت کا جوش صرف زبانی زبانی ہے۔ یہ اپنی ہمتوں کو اون کے مقابلہ میں ہرگز نہیں جانچ سکتے ہیں چند پیسوں کے اشتہار تقسیم کرنا تو شاق گذرتا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے فتووں کی اشاعت یقیناً موثر ثابت ہوئی ہے۔ شاہ آباد کے اس چند روزہ قیام میں مجھکو معلوم ہوا کہ میں نے جو اشتہار تعزیہ کے متعلق شائع کیا تھا۔ نیز مین الاسلام کے آخر میں تعزیہ کے متعلق کچھ نظم شائع کی تھی اوس نے اپنا اثر دکھلایا۔ بعض لوگ مجھکو ایسے ملے جنہوں نے کہا کہ تیرے مضمون نے ہم پر اثر کیا۔ ہم تائب ہو گئے الحمد للہ۔

تو بھائیو! براہ مہربانی پیارے شہید کی یادگار میں خواہ اسمٰعیل فنڈ یا شہید فنڈ جو پسند ہو اس نام سے ضرور قائم کرو جس کا کام صرف شرک و بدعت کی مذمت ہو خواہ نام بدعات محرم فنڈ رکھو۔ مگر ہو پیارے شہید علیہ الرحمۃ کی یادگار میں۔ پیارے شہید کے شیدائیو کدھر ہو ؎

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

حال میں میں نے ایک رسالہ تعزیہ کے متعلق ترتیب دیا ہے میرا خیال تو یہ ہے کہ یہ رسالہ ہزاروں کی تعداد میں مفت شائع ہو۔ مگر دیکھئے اگر کوئی بندوبست ہو گیا تو ضرور انشاء اللہ مفت شائع ہوگا ورنہ جو باری تعالےٰ شانہ کی مرضی ہو۔ دل میں جوش تو بہت ہے مگر ع زر نیست عشق ٹیں ٹیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ پیارے شہید کے شیدا و شائقان ملت بیضا ضرور اپنے خیالات سے بذریعہ اہلحدیث مطلع فرماویں گے۔ نیز حضرت مولانا صاحب سے بھی توی امید ہے کہ وہ خود بھی اپنا خیال ضرور ظاہر فرماوینگے۔

زیادہ کیا عرض کروں۔ قدیمی خادم

احمد اللہ۔

از ہردوئی۔

تنبیہ المنکرین فی حکم التامین

از مولوی عبد اللہ صاحب سیتا مڑہی

چند روز ہوئے کہ موضع ہسوہ ضلع فتح پور سے ایک رسالہ (جس کا نام تحفۃ المسلمین فی رفع نزاع التامین) ہے یہاں (مقام سیتا مڑہی) پہونچا مجھے بجرم کا رد کثرت انکار سے بالکل فرصت نہیں ملی کہ اس کو دیکھتا ایک تو اپنے مشاغل۔ اسپر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کا بہت بڑا مقدمہ (جو یہاں پیش تھا) مزید برآں اسی حالت میں ایک مہربان نے مجھکو یہ رسالہ دکھلایا میں نے ان کے ہاتھ سے لیکر سرسری نگاہ سے اس کے اوراق الٹے سبحان اللہ یہ رسالہ کیا ہے سراسر الجھن ہے اور معاذ اللہ ایسی الجھن ہے کہ دماغ پراگندہ ہو جاوے اور صرف کج بحثی ہے ایسی ٹیڑہی تقریر ہے کہ آیت کریمہ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اٰیٰتِ اللّٰہِ کے معنے کی صورت کھڑی ہو جاتی ہے اور اس کو دیکھکر موضع ہسوہ کی وجہ تسمیہ سمجھ میں آجاتی ہے۔ اس رسالہ کے لوح پر لکھا ہے (اثبات آمین بالخفاء از احادیث جہریہ) یہی فقرہ اولٹی سمجھ اولٹی تقریر ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ جو حدیثیں دلیل جہر ہیں ان سے صاحب رسالہ نے خفا ثابت کیا ہے۔ اس سے بڑھکر اولٹی سمجھ ہونے کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس رسالہ میں احادیث جہر بالتامین کی نسبت کہا گیا ہے کہ اس سے جہر ثابت نہیں بلکہ آہستہ آمین کہنے کی دلیل قطعی ہے۔ اسکا جواب یہی شعر ہے ؎

تو کہے غنچہ کہ اس لب پہ تو ہری خوب نہیں
چپ کہ منہ چھوٹا سا اور بات بڑی خوب نہیں

اس رسالہ میں بالکل جھوٹ اور ابلہ فریبی سے کام لیا گیا ہے اور لطف یہ ہے کہ رسالہ اس کے اپنی حقانیت کا بھی اظہار ہے۔ جھوٹ اور ابلہ فریبی سنئے۔ صفحہ ۳ میں سرخی **حضرت عطا** لکھکر حضرت ہسوہ یوں لکھتے ہیں۔ جن سے امام بخاری کثر روایت کرتے ہیں اور وہ تابعی اور امام اعظم کے استاد ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے جو بغرض استجابت اور قبولیت جناب باری میں دعا ونکے اخیر میں کہی جاتی ہے اور بالخصیص

AsliAhleSunnet.com

جہر و خفا نفس آمین کہنا جہر کے ساتھ ہو یا خفا کے ساتھ ہو مامور بہ اور سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: صاحب رسالہ کی عبارت دلالت کرتی ہے کہ یہ سب مضمون حضرت عطا کا مقولہ ہے حالانکہ بالکل جھوٹ ہے انکا قول صرف اسیقدر ہے کہ آمین دعا ہے جو صحیح بخاری احمدی کے صفحہ ۱۰۷ میں مذکور ہے۔ اس دروغ گوئی میں ابلہ فریبی دیکھئے کہ جو لوگ اس کو پڑھینگے یہی سمجھینگے کہ سارا مضمون حضرت عطا کا ہے اور وہ ایک جلیل الشان تابعی راوی حدیث ہیں سبحان اللہ فیا للعجب۔ اسی صفحہ ۳ میں آپنے سرخی "جہر کی حقیقت کیا ہے اور خفا کی کیا" لکھ کر فرمایا ہے۔ اس کو ہم اول قرآن وحدیث سے استنباط کرتے ہیں پھر ائمہ فقہاء نے جہر و خفا کی جو تعریف کر کے جو تحدید بتلائی ہے اس کو مدلل بیان کرینگے"۔ جناب ہسووی نے آیت قرآنی (وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى) اور صاحب تفسیر عباسی اور شاہ رفیع الدین صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب کا قول ذکر کر کے فرمایا ہے "اس آیت اور تفسیر اور فائدے سے تین قسم کی آوازیں مفہوم ہوتی ہیں"۔ یہ بالکل دروغ بے فروغ ہے۔ آیت کا تو آپ نے ترجمہ تک نہیں کیا ہے صاحب تفسیر عباسی کا قول صرف اس قدر ہے کہ اَخفٰی کی تفسیر میں اخفی من السر کہا ہے اور ہردو شاہ صاحب کا قول خود حضرت ہسوہ صرف یہی لکھتے ہیں "سر یعنے چھپا ہوا جو آہستہ بولا جاتا ہے اور اخفیٰ یعنے اس سے چھپا جو دل میں ہے" بھلا اس عبارت میں یہ کہاں ہے کہ آواز تین قسم کی ہوتی ہے۔ خدا ایسے پاک ایسے جھوٹ بولنے والے سے پناہ دیوے اور کیا کہوں اس موقعہ میں حضرت ہسوہ نے ایک طولانی تقریر کی ہے جس سے سوائے الجھن کے کوئی امر مفید نہیں اور آپنے اس کو گویا شعر ہذا کا مصداق سمجھا ہے ؎

کے رہ بسکین دل زین جعد خم درخم کہ ہست
ہر خمے صد حلقہ و ہر حلقہ بند دگر ؎

مگر ایسی لمبی چوڑی تقریر کا تار و پود یوں کھل جاتا ہے کہ حضرت کو مسموع اور معلوم میں تمیز نہیں ہے دعوے مسموع ہونے کا ہے مفاد تقریر معلوم ہوتا ہے اور مسموع و معلوم کا فرق کون نہیں جانتا۔ اسی قابلیت کو دیکھئے کہ امور قلبیہ (جو دل میں ہیں) کو آپ آواز قرار دیتے ہیں۔ حاصل تقریر اسیقدر ہے کہ سر و اخفیٰ کا امتیاز باعتبار علم غیر کے ہے تو اگر سر غیر کو مسموع نہو تو درمیان دونوں کے امتیاز نہ رہے حالانکہ یہ غلط اور بالکل غلط ہے۔ سر و اخفیٰ کا مابہ الامتیاز یہ نہیں ہے کہ ایک (سر) مسموع ہو اور (اخفیٰ) مسموع غیر نہ ہو ورنہ لازم آئیگا کہ جو بات آدمی زبان سے ایسا آہستہ بولے کہ بالکل مسموع نہو وہ اخفیٰ ہو جائے حالانکہ آپنے خود اخفیٰ کی تفسیر امور قلبیہ فرمائی ہے اور ہردو شاہ صاحب کا قول اسمیں نقل کیا ہے اور مذکورہ بالا امور قلبیہ نہیں ہے علاوہ آپنے خود فقہا کے اقوال نقل کئے ہیں اور خود بھی کہا ہے کہ خفا کا ادنے درجہ اسماع نفس ومن یقرب ہے اور جب ادنے درجہ یہ ہوا تو اعلے درجہ اس کا کیا ہوگا یہی ناکہ اس میں اسماع نفس ومن یقربہ نہو۔ چنانچہ فقہا اعلے درجہ اسکا محض تصحیح الحروف لکھتے ہیں شامی (جس سے آپ نقل کرتے ہیں) میں بعد نقل اختلافات کے قول فیصل لکھا ہے ادنی المخافتۃ اسماع نفسہ او من یقربہ من رجل رجلین مثلا واعلاھا مجرد تصحیح الحروف انتہے" یعنے ادنیٰ درجہ خفا کا خود سننا یا قریب کے ایک دو آدمی کا سننا ہے اور اعلے درجہ اس کا صرف حرفوں کو صحیح ادا کرنا ہے۔ لیجئے جناب ہسوہ شامی کی تقریر سے پانچ آدمی کا سننا خفا نہیں ہے۔ یاد رکھئے۔ علاوہ مبنا بر تقریر آپکے اس درجہ پر خفا کے جس میں اسماع نفس نہیں ہے اخفیٰ صادق آتا ہے حالانکہ آپنے اس کو قسیم قرار دیا ہے۔ اور قسیمین باہم متباین ہوتے ہیں۔ اور اخفیٰ کی تعریف (امور قلبیہ) اسپر صادق بھی نہیں آتی اور اگر آپکی یہ غرض ہے کہ سر کا علم سوائے سمع کے اور کسی طرح سے نہیں ہوتا تو بھی سراسر غلط ہے کیونکہ سر کے علم کا ذریعہ سمع کے سوا اور بھی ہے۔ جیسے لبوں کی حرکت ڈاڑھی کا ہلنا صحابہ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلعم کا سِرّاً پڑھنا ہم نے داڑھی ہلنے سے جانا صحیح بخاری صفحہ ۱۰۷ دیکھو سر بیان مسموع نہیں ہے اور معلوم ہے بس آپ کے سارے رسالہ کی یہی بنیاد ہے جو یوں ھباءً منثوراً ہو گئی ؎

بات تو تونے بنائی تھی بیاں خوب مگر
تھی جو بگڑی ہی ہوئی قسمت تو بنی خوب نہیں

اور اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سری قرأت میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابہ نہیں سنتے تھے اور آمین سننے کا آپ کو اقرار ہے۔ فرمائیے دونوں کا فرق کیسا صاف ہے۔

دوسری آیت کریمہ (وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ) سے آپ اپنے مدعا پر استدلال کرتے ہیں اور سبحان اللہ کیا گہر افشانی کی ہے۔ فرماتے ہیں: "اس آیت میں ذکر قول کے ساتھ مقید ہے اور اسی مقدمہ پر ساری تقریر کی بنا ہے اور یہ مقدمہ بالکل جھوٹ اور ابلہ فریب ہے اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ ہر ذکر قول کے ساتھ مقید ہے تو سفید جھوٹ ہے آیت میں ذکر مطلوب کی دو قسم ہے ایک فی النفس دوسرے دون الجہر من القول۔ (کم آواز سے) قسم ثانی البتہ مقید بالقول ہے اور اگر آپکی یہ مراد ہے کہ مطلق ذکر جسکا وجود بوجود فرد اور انتفاء بانتفاء کل فرد ہوتا ہے مقید بالقول ہے تو مسلم ہے مگر آپ کا مدعا (اخفا وہ صوت ہے) کسی طرح نہیں نکل سکتا۔ حضرت ہسوہ کے استدلال قرآن کا حال تو معلوم ہوا صفحہ ۷ میں آپنے حدیثوں سے استدلال شروع کیا ہے اور وہ کیا ہے یہی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعائے استعاذہ نماز میں پڑھتے سنا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ فرماتے ہیں کہ میں نے آں حضرت صلعم کو سنت فجر و مغرب میں قل یا وقل ھو اللہ پڑھتے بہت دفعہ سنا۔ وجہ استدلال آپکا یہ ہے کہ نماز میں دعا اور سنتوں میں قرأت سری ہوتی ہے اور جب وہ قرأت سنی گئی تو معلوم ہوا کہ خفا میں بھی غیر سنتا ہے حالانکہ یہ بالکل فریب دہی ہے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سری نمازوں میں کبھی کبھی کوئی آیت یا کلمہ بجہر فرماتے تھے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے چنانچہ

AsliAhleSunnet.com

صحیح بخاری میں مروی ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرء فی الظہر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیۃ صحابہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی دونوں پہلی رکعتوں میں الحمد اور سورہ پڑھتے تھے اور ہم لوگوں کو آیت سنادیتے تھے لفظ یسمعنا (ہم کو سناتے تھے) دلالت کرتا ہے کہ آپ قصداً کوئی آیت تعلیماً بجہر پڑھ دیتے تھے اس سے یہ کیونکر ثابت ہو سکتا ہے کہ آہستہ قرأت لوگ سنتے تھے اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ جہر سے پڑھا تو کیا اس سے نہ نکلا کہ قرأت سری مسموع غیر ہے استغفر اللہ واستعیذ باللہ من سوء الفہم۔

اس کے بعد حضرت مہوہ نے اپنا مدعا (سر وخفا کا مسموع غیر ہونا) عبارت فقہیہ سے ثابت کرنا چاہا ہے اور بابت آلا للا یہی عبارت ہے ادنی المخافۃ اسماع نفسہ ومن بقربہ یہ لکھکر خود کہتے ہیں "ادنے درجہ خفا کا اپنے نفس کو سنانا اور پاس والے کا سن لینا ہے" اور اس کی توجیہ جو صفحہ ۸ میں شامی سے نقل کر کے ترجمہ کرتے ہیں یہ ہے" اس لئے کہ جو شئے متکلم کو مسموع ہوجے تو جو اوس کے قریب ہوگا اوس کو بھی وہ شئے سنائی دیگی" میں کہتا ہوں کہ یہ لزوم یعنے مسموع متکلم کو مسموع غیر ہونا لازم ہے اس کی صورت کیا ہے؟ یہی نا کہ جب آدمی کے منہ سے آواز نکلی اور اس کے کان تک پہونچی تو ضرور ہے کہ جتنا فصل درمیان کان اور منہ متکلم کے ہے اس قدر فصل پر اگر دوسرے کا کان ہوگا تو وہ بھی سن لیگا اور یہ تو شب وروز کا مشاہدہ ہے لوگ چپکے کان میں باہم باتیں کرتے ہیں۔ وہ خفا ہی ہوتا ہے مگر یہ مفید مدعا نہیں۔ کیونکہ مقتدی کا کان متکلم کے کان سے بہت زیادہ فصل پر ہوتا ہے اور وہ بھی متعدد آوازوں کے مجمع میں اور اگر یہ غرض ہے کہ سمع متکلم بُعد بین الفم والاذن سے زیادہ فصل پر سماع غیر کو لازم ہے تو ممنوع ہے کما لا یخفی علی من لہ عقل۔

حضرت مہوہ نے اپنی تمہید کے بعد ایک نقشہ بنایا ہر جولاہوں کے چا نسنے کا ایک جال ہے اور درحقیقت مکڑی کے جالے سے زیادہ نہیں ہے بلکہ اوھن من بیت العنکبوت ہے اس جال بھاتس کا حاصل اسی قدر ہے کہ اگلی صف کے لوگ اگر پانچ آدمی سے زیادہ سنیں گے تو لازم ہے کہ پچھلی صف والے بھی سنیں کیونکہ حضرت مہوہ کے دایرہ کا جو خط پانچ آدمی سے زیادہ کی طرف پہونچتا ہے اور جو خط پچھلی صف تک پہونچتا ہے دونوں برابر ہے واذلیس فلیس۔

یہ تقریر سمجھدار کے لئے مکڑی کے جالے سے بھی کمزور ہے کیونکہ اگلی صف والے اگرچہ اوسیقدر بُعد پر ہوں تاہم اون کے اور امام کے درمیان کوئی حائل نہیں ہے۔ بخلاف پچھلی صف والوں کے کہ ان کے اور امام کے درمیان صف اول کے حائل ہیں دوسرے اگلی صف والوں کی آمین کی آواز کے ساتھ امام کی آمین کی آواز مکرر وہ صفائی باقی نہیں رہتی۔ لیجئے اپنے جال کا حال دیکھا کیسا مکڑی کے جالے کی طرح ٹوٹ پھوٹ گیا۔ علاوہ آپکے استدلال کی بنا اسپر ہے کہ پچھلی صف والوں نے نہیں سنا حالانکہ اس روایت میں اس کی نفی نہیں ہے اور نہ اس کی وجہ دلالت اصولی طور پر آپ بتا سکتے ہیں کیا اتنا بھی نہیں معلوم ہے کہ ذکر بعض ما عدا کی نفی نہیں کرتا۔ اس روایت سے اسیقدر نکلتا ہے کہ وہ صحابی اگلی صف میں قریب تھے انہوں نے سنا اور کسی نے سنا یا نہیں سنا یہ وہ کیونکر جان سکتے ہیں علاوہ اس روایت سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی آواز سے آمین کہی کہ مجموعہ اصوات میں قریب والوں کو آپ کی آواز کی تمیز ہوئی تھی اب فرمائیے اس سے کیا جہر ثابت ہوا۔ اور آپکے بجنک کی بھنک بھی نہ رہی فللہ الحمد۔ آپنے اس موقعہ میں یہ فریب دیا ہے کہ مقتدیوں کی آمین بالجہر بالکل کھا بدے۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔

(۲) حضرت مہوہ نے رجہ (جو یرتج بہا المسجد میں ہے) کے معنے بیان کرنے میں کیا گہر افشانیاں فرمائی ہیں۔ حضرت مہوہ لکھتے ہیں "بعض مثبتین بالجہر اس کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ حضرت کے آمین کہنے سے مسجد ہل جاتی تھی سبحان اللہ آمین نہوئی بھونچال ہوئی" واہ حضرت مہوہ کیوں نہ ہو ارے صاحب رجہ کے معنے تو آپ آیت کریمہ (اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا) سے سمجھ لیجئے کہ ہلنے کے معنے ہیں باقی رہا آپ کا یہ فرمانا کہ آمین نہوئی بھونچال ہوئی۔ بات یہ ہے کہ محاورات کی آپ کو خبر نہیں ہے شور و آواز کے بیان کے موقعہ پر اردو کے محاورہ میں بھی یوں بولا کرتے ہیں اور نہیں تو حالی کا کلام پڑہئے اور سمجھئے ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

حضرت مہوہ آپنے خوب جعل سازی اور چال بازی کی لو یہ نہیں خیال کیا کہ کسی نکتہ شناس، نکتہ چین سے پالا پڑے گا اور سارا تار و پود کھل جائیگا ؎

نکتہ چیں ہے غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

معاذ اللہ قرآن وحدیث کی ایسی تحریف (فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاحْذَرُوْا وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ)۔

حضرت مہوہ کے سارے رسالہ کا ماحصل یہی مقدمات تھے (جن کی بنا پر آپ کا یہ طولانی رسالہ ہے) جو بحمد اللہ تعالٰے ایسے باطل ہو گئے کہ کہیں جان اسمیں باقی نہ رہی فللہ الحمد ولہ المنۃ +

راقم عبد اللہ سقیم سیتا مڑہی۔ ضلع مظفرپور۔

منشی قاسم علی صاحب دہلوی کے چیلنج کا جواب

گزشتہ سال جس وقت مرزائی مشن کی طرف سے ایک رسالہ مسمی بہ "شتائی چکر باظہار حق" شائع ہوا تو اوسیوقت بیٰنے بطور تبادلہ ایک اشتہار جس کا عنوان "بے نکاحی منکوحۂ آسمانی" ہے شائع کر دیا۔ اور ۳ر جون سنہ ۱۹۱۰ء کو مرزائی رسالہ کے جواب میں ہمارا رسالہ دعاوی مرزا جلسہ مباحثہ مونگیر میں ایک شان کے ساتھ نکلا۔ اوسکے سیکڑوں نسخے جلسہ ہی میں ہاتھوں ہاتھ شائع ہوگئے اور بعد جلسہ بھی تقسیم ہوتے رہے۔ یہ رسالہ ملک میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ حیدرآباد۔ پشاور۔ شملہ۔ دور دراز شہروں سے اس کی طلب آرہی ہے اور میں برابر بھیج رہا ہوں۔

AsliAhleSunnet.com

اس رسالہ میں مبلغ پانچسو روپے کا چیلنج بھی دیا ہے کہ اگر مرزائیان مونگیر یا بھاگلپور مرزا صاحب آنجہانی کے اس بیان کو ثابت کردیں۔ "مولوی غلام دستگیر نے اپنی کتاب میں اور اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا۔ کہ اگر وہ کاذب ہے۔ تو ہم سے پہلے مر جاوے گا۔ اور ضرور ہم سے پہلے مریگا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے۔ الخ" تو اُن کو مبلغ پانچسو روپے انعام دیے جاوینگے۔ مگر کسی مرزائی نے آجتک نہ تو اس چیلنج کا جواب دیا اور نہ ہمارے اشتہار مذکور کا اور نہ رسالہ کا فالحمدللہ علیٰ ذالک

مولف ثنائی پکڑ نے یہ دعوے کیا ہے کہ آخری فیصلہ دعوت مباہلہ ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے انکار کی وجہ سے مباہلہ نہیں ہوا۔ میں نے اس کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ آخری فیصلہ دعوت مباہلہ نہیں ہے۔ بلکہ دعاء مرزا ہے اور دعا میں فریق کی منظوری یا نامنظوری کو دخل نہیں ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ دعا مشیت ایزدی کے مطابق ہے اور خدا نے قبول کرنے کا وعدہ کرلیا ہے اور اپنے بیان پر منجملہ بہت سے دلائل کے بغرض اختصار چار دلیلیں پیش کی ہیں:۔

(۱) آخری فیصلہ کے چار فقرے (۲) بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں مرزا صاحب کا قول مع الہام (۳) بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے خط کا جواب (۴) مرزا صاحب کا موت کے مباہلہ میں چیلنج نہیں کرنے کا گورنمنٹ سے معاہدہ کرنا۔

ان دلائل کے علاوہ لغت سے شریعت سے بلکہ خود مرزا صاحب کے بتلائے ہوئے مسنون طریق مباہلہ سے یہ ثابت کردکھایا ہے۔ کہ آخری فیصلہ کسی طرح دعوت مباہلہ نہیں ہوسکتا ہے اور تمام مرزائیوں کو للکارا ہے۔ کہ آخری فیصلہ کا دعوت مباہلہ ہونا ثابت کریں۔

مولف ثنائی پکڑ نے مذکورہ بالا دعوے کے سوا اور بھی چند دعوے کیے ہیں "مثلاً اعلان بار دوم کا آخری فیصلہ کی جگہ آخری فیصلہ ہونا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب کے زندہ رہنے پر مخالفین اسلام و مرتدین عرب کا مسلمانوں کو طعنے دینے کو ل آزادی کرنا اور یہ بھی کہنا کہ (تمہارے پیغمبر گزرنے) قیصر و کسریٰ کی کنجی دیئے جانے کو کہا تھا۔ ایران و روم تو بہت دور ہے ہم جو کے باشندے خود مرتد ہو گئے" مولوی ثناء اللہ صاحب پیدا اُن کو کسی ہوا خواہ نے لکھا ہے کہ حرام زادے کی رسی دراز ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ جن کو بےمحل و ناقابل قاہرہ غلط گردکھایا ہے اور ان دعووں کے ثبوت کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر ہنوز صدائے برنخاست۔

ہمارے رسالہ کی اشاعت کے زمانہ میں اڈیٹر الحق بتقریب مباحثہ مونگیر تشریف لائے ہوئے تھے یہ رسالہ اسکا ایک نسخہ بوساطت برادرم سید وجیہ احمد صاحب اُنکی خدمت میں بھیجا تھا۔ آپ بھی آٹھ مہینوں تک ساکت رہے۔

اب نویں مہینے ایک طبعزاد انداز پر الحق مورخہ ۲۳ ر فروری ۱۹۱۲ء میں ہمارے رسالے کے پہنچنے کا ذکر کرکے لکھتے ہیں "کہ میں نے اس کو (دعاء مرزا کو) بڑے تدبر اور غور سے مطالعہ اور کئی بار مطالعہ کیا" پھر ہمارے رسالہ کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ مگر دلائل اربعہ میں سے دلیل سوم و چہارم کا ذکر تک نہیں کرتے۔ صرف دلیل اول ہی کا نتیجہ جو ہم نے لکھا ہے۔ نقل کرکے دلیل دوم یعنی بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کی پوری عبارت منقولہ لکھکر ان میں تین باتوں کو بھی نقل کرتے ہیں۔ جو ہم نے اس عبارت سے استنباط کئے ہیں (۱) آخری فیصلہ دعا ہے (۲) دعا کے وقت تو الہام یا وحی نہیں ہوئی تھی۔ مگر دعا کے بعد معلوم ہوا کہ یہ دعا وحی کے مطابق ہے۔ اب اس کو پیشین گوئی کہنا سچ ہے (۳) اس دعا کے قبول کرنیکا خدا نے وعدہ کرلیا ہے۔ پھر ان تین باتوں میں سے پہلی بات کو چھوڑتے ہیں یا تسلیم کرتے ہیں اور آخرالذکر دو اور باتوں کو ہمارا دعوی قرار دے کر اور ہمارے کلام کا پہلو بدل کر بار بار دہراتے ہیں اور یہ لکھتے ہیں "کہ آپکے استدلال کا سارا مدار ۲۵ اپریل کے بدر پر ہے اور جناب کے کل دعاوی مبنی ہیں اشتہار متنازعہ کے بحکم (وحی) خدا تعالیٰ شایع کیے جانے اور دعا مندرجہ اشتہار کی قبولیت کا وعدہ الٰہی ہونے پر" پھر آگے چل کر بڑی تحدی اور علم خداداد کے بھروسہ پر مجھ کو مطلع کرتے ہیں کہ "بدر ۲ اپریل والی تحریر کو اس اشتہار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" اور مجھ کو چیلنج دیتے ہیں۔ "کہ اگر آپ متذکرہ صدر اپنا دعوے ثابت کردیں تو مبلغ سو روپیہ نقد آپکو حق المحنت دیا جائیگا۔ بہ شرائط مباحثہ" لکھتے ہیں۔ اس چیلنج کے جواب میں ہماری گزارش یہ ہے:۔

منشی صاحب سنو! ہر چند آپنے ہمارے رسالہ کو بڑے تدبر اور غور سے مطالعہ کیا ہے اور کئی بار مطالعہ کیا ہے مگر ہنوز پھر مطالعہ کرنے کی ضرورت باقی ہے مگر یوں نہیں بلکہ ثنائی چکر سامنے رکھکر۔ اس بات پر آپ غور کریں کہ ثنائی چکر اور دعاء مرزا میں کون کون باتیں متنازعہ فیہا ہیں۔ مولف ثنائی چکر کے کیا کیا دعاوی ہیں۔ اور کیا کیا ثبوت۔ ہمارے کیا کیا جوابات ہیں اور کس جواب کی کیا دلیل ہے اور ہمارا کون جملہ کہاں پر کس بات کے جواب میں ہے۔ اور ہم نے مولف ثنائی چکر سے کن کن باتوں کے ثبوت کا مطالبہ کیا ہے۔ پس طرح پر مطالعہ کرنے کے بعد بھی اگر آپ کی سمجھ میں وہی دو باتیں قابل بحث ٹھیریں جن کو آپنے پیش کیا ہے تو پہلے آپ صاف لفظوں میں اس بات کا اقرار کریں کہ دعاء مرزا کے کل مضامین صحیح ہیں اور مجھکو سوائے ان دو باتوں کے کسی میں کلام نہیں اور اس اقرار کو اپنے اخبار میں طبع کراکر شایع کردیں اور ایک پرچہ ہمارے پاس بھیجدیں۔ آپ کے مطبوعہ اقرار کے پہنچنے کے بعد آپ کی تجویز کردہ شرائط مباحثہ پر ہم اپنی رائے ظاہر کرینگے۔ بغیر اس مطبوعہ اقرار کے آپکا چیلنج ہرگز ہرگز قابل التفات نہیں سمجھا جائیگا۔ اور اگر اس طرح اقرار کرنا منظور نہ ہو وے تو یہ بتائیں کہ ہمارے چیلنج انعامی مبلغ پانچ سو روپیہ اور اشتہار (بے نکاحی منکوحہ آسمانی) اور دیگر مطالبات کو نظر انداز کرکے دو باتیں ثابت کرنے کے لئے سو روپے کا چیلنج دینا اہل خرد کے نزدیک کیونکر زیبا ہوسکتا ہے!

ہاں منشی صاحب! یہ بھی سن لیجئے کہ اشتہار مورخہ ۵ اپریل اور بدر ۲۵ اپریل والی تحریر میں وہی تعلق ہے جو تعلق آپکے خیال کے مطابق مرزا صاحب اور مسیحیت میں ہے۔ یا جو تعلق آپ میں اور مرزا صاحب میں ہے۔ چونکہ آپ مرزا صاحب کے محب غالی ہیں اسلئے آپ پر حقیقت الامر منکشف نہیں ہوئی۔ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ شایع کرنے اور پھر اپنے اشد دشمن مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہلاک

AsliAhleSunnet.com

ہو جانے کے بعد آخری فیصلہ پر مٹی ڈالنے کی کوشش کرنا ہتھیلی پر سرسوں جمانے سے زیادہ سودمند نہیں۔ جو آیت کریمہ آخری فیصلہ کے عنوان پر لکھی گئی ہے اس کو بغور پڑھیئے۔ اس بات کا فیصلہ بھی انشاء اللہ تعالےٰ جلسہ مباحثہ ہی میں ہو جائیگا کہ شائی چکر اور دعاو مرزا میں کس کی گفتگو شریفانہ ہے اور کس کی رذیلانہ کس کے کلام میں شائستگی ہے اور کس کے کلام میں آشفتگی کس میں تہذیب ہے اور کس میں بے تہذیبی۔

ان جناب یہ ممکن ہے کہ جس طرح آپکا وجود خداداد ہے اسیطرح بقول لکھے آپکا علم بھی خداداد ہو مگر یہ تو بتلایئے کہ باوجود اس دعوے کے نفسی۔ آفاقی۔ منطقی دلائل کو گھبراتے کیوں ہیں؟ ایسے مدعی کی تو یہ شان ہونی چاہیئے کہ خصم جس قسم کے دلائل پیش کرے اوس کا جواب بھی اسی قسم کے دلائل سے دیا جاوے نہ یہ کہ دلائل پیش نہ کرنے کی شرط کی جائے۔ آپکا بھروسہ اپنے علم پر ہے اور ہمارا بھروسہ محض خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم پر حسبی اللہ و نعم الوکیل۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بشارت الحق یعلوا ولا یعلیٰ پر اور بس۔ خاکسار شیخ فرید الحسن حنفی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ از شہر مونگیر۔

پبلک اسٹیج پر اہل بدعت کا فوٹو یا برعکس نہند نام زنگی کافور

حضرات ایک روز بندہ بدایوں میں دیگر مقامات کی سیر کرتے کرتے جامع مسجد شمسی میں پہنچا وہاں کی مختصر کیفیت آپکو سناتا ہوں۔ جس وقت میں مسجد کے اندر گیا دیکھا کہ مسجد کے ایک کونے میں چھوٹے چھوٹے بچے پڑھ رہے ہیں اور ایک دو میانجی بیٹھے ہیں یہ لڑکے کبھی بہت زور سے چلا چلا کر پڑھنے لگ جاتے ہیں جس سے کہ ان کی صحت میں خلل واقع ہونے کا خوف ہے۔ اور کبھی ایسی چپ کہ خود بھی مشکل سے سنیں۔ کوئی اوٹھکر چلا گیا پھر آیا پھر چلا گیا اسی طرح برابر آمدورفت جاری ہے جس سے ایک نو وارد شخص کو فوراً خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان اطفال کا کوئی نگراں و پرساں معلوم نہیں ہے۔ بعدازاں آگے بڑھا اور مسجد کے اندر محراب میں پہنچا۔ جہاں پر کھڑے ہو کر مسجد کی دیوار پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ کچھ کتبے لگے ہوئے ہیں جن میں آیات قرآنیہ لکھی ہوئی ہیں۔ ممبر پتھر کا بنا ہوا ہے جس کے اوپر ایک لالٹین رکھی ہے جس کے تیل و میل سے ممبر بھی ملوث ہے۔ دیکھنے سے طبیعت کراہت کرتی ہے۔ وہاں سے نکلکر حوض پر آبیٹھا حوض کی یہ حالت کہ پانی میں کائی کا کائی نظر آتی ہے پانی بھی قریب خشک ہونے کے ہے اس جگہ بیٹھکر جو جو کرشمے و تماشے دیکھے جو جو باتیں ملاحظہ کیں بطور مشتے نمونہ از خرواری پیش خدمت ہیں۔

مسجد کے اوتر جانب ایک دروازہ میں چند لوگ بیٹھے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ ہذا کے طلبہ ہیں جو آپس میں کچھ گفتگو کر رہے ہیں یا سبق پڑھ رہے ہیں مگر سب نہیں پڑھ رہے ہیں چند کی گفتگو و دست وپا کی حرکات سے خوش طبعی و مذاق کے آثار نمایاں ہوتے ہیں لیجیئے ایں گل دیگر شگفت چند لڑکے مسجد کے اندر سے دوڑتے ہوئے نکلے ایک لڑکا آگے آگے بے تحاشا دوڑتا بھاگتا جا رہا ہے دوسرا اوس کے پیچھے اس کوشش میں ہے کہ اس کے دامن کو پکڑ کر گراوے اور منہ سے کچھ کہتا جاتا ہے جو پورے طور سے سماعت میں نہیں آیا غرضیکہ سب اسیطرح مسجد میں دوڑتے پھرتے ہیں اور سنئے "ایک نہ شد دو شد" وہ جو بیٹھے ہوئے لوگ طلبہ معلوم ہوتے تھے ان میں سے ایک شخص اٹھا فوراً ہی دوسرا بھی اٹھا پہلے نے دوسرے کے چپت رسید کیا۔ دوسرے نے بھی دہول جمایا۔ اب ایک دوسرے میں کشاکشی ہونے لگی۔ ایک کپڑے کو دونوں جانب سے زور کے ساتھ کھینچا جا رہا ہے۔ تیسرے صاحب آئے اور چھڑا دیا۔ ناظرین! میں وہاں سے اٹھا اور جانب قیام گاہ روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک صاحب سے دریافت کیا کہ یہ مدرسہ کس کی نگرانی میں اور اس کا کیا نام ہے؟ کہا کہ یہ مدرسہ پیرزادگان شہر کی نگرانی و سرپرستی میں ہے اور اس کا نام شمس العلوم ہے۔ یہ سنتے ہی میری طبیعت پرملال و پراگندہ ہوئی۔

ناظرین! ابھی ابھی انگریزی خوان حضرات علم دین کی ناواقفیت کی وجہ سے فاسق و فاجر کہے جاتے تھے جن کی اصلاح کے لئے بحمد اللہ یونیورسٹی طیار ہو رہی ہے اب دیکھئے علم دین پڑھنے والے ان سے زائد بے تہذیب و بد اخلاق ہو رہے ہیں۔ نہ خدا کا ڈر ہے نہ مسلمانی سے شرم نہ مسجد کا احترام۔ افسوس قبروں پر جانا اور اتنی تعظیم و احترام کرنا کہ سنگ دھر دینا تک لازمی و ضروری اور مسجد کی اتنی بھی تعظیم کہ دوڑنا بھاگنا کھیلنا کودنا سب جائز و درست ہو اور اس کے منع کرنا بھی معدوم کیا منتظمین مدرسہ اس گناہ عظیم میں شامل رہنا چاہتے ہیں؟ یہ کیا کایا پلٹ ہو رہی ہے

کریں خیلت علم دیں پڑھنے والے

یہ کیا کر رہے ہیں یہ کیا کرنے والے

اس مدرسہ کی حالت دیکھکر مجھے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی فرمودہ حکایت یاد آتی ہے کہ ایک شخص نے بھیڑیئے کے منہ سے ایک بکری چھڑائی تھی مگر شام جب ہوئی تو چھری نکالکر خود ذبح کرنا شروع کر دیا تب بکری نے کہا کہ تو نے مجھے بھیڑیئے کے منہ سے تو چھڑایا مگر خود ہی میرے لئے بھیڑیا ہو گیا۔ اسیطرح اس اہل بدعت کے مدرسے نے شہر کے لوگوں کو تعلیم دلانے کے لئے تو آمادہ کر دیا اور جہل سے بچا لیا مگر اس کی بدنظمی خود ہی ان کے لئے جہل سے بڑھکر مضر و مہلک ثابت ہوئی۔ میرے خیال میں اس مدرسہ کے طلبہ و تعلیم اہل بدایوں کے لئے ہرگز مفید ثابت نہ ہوگی یہ تو حالت ہے مدرسہ کی اور شمس العلوم نام اسپر یہ مثال خوب چسپاں ہوتی ہے برعکس نہند نام زنگی کافور۔ میں اس تجربے کے بعد جرأت کے ساتھ کہنے کو طیار ہوں اور اصل بھی بات ہے وہی حضرت مصلح الدین شیرازی کا قول ہے

گر ہمیں مکتب است وایں ملا ٭ کار طفلاں تمام خواہد شد

دیگر بہت سے تجربات میں نے بدایوں کے سفر میں کئے ہیں اور نوٹ کر لئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین کرونگا۔

(راقم عبد الغفور الاسرائیلی عفی عنہ)

تردید میلاد

آجکل اس قصبہ اٹھی میں محفل میلاد مروجہ کا بڑا زور و شور ہے۔ ایک مولوی محمد ابو الحسن صاحب چشتی بریلوی تشریف لائے ہوئے ہیں اور خانہ بخانہ میلاد پڑھکر اور فضیلت محفل مروجہ کا اظہار فرماکر عوام الناس کو خیر و برکت سے مستفید فرماتے ہیں۔ ابھی پرسوں کا ذکر ہے کہ جناب حافظ شیخ عبد السلام صاحب مہتمم جامع مسجد شیخی مولوی صاحب موصوف رونق افروز تھے۔ احقر نے مؤدبانہ سوال کیا کہ جناب مولانا صاحب

AsliAhleSunnet.com

اس محفل میلاد و قیام مروجہ کے جواز کی نسبت جو جو ثبوت ہوں مدلل قرآن و حدیث سے بیان فرمائیے اور اقوال ائمہ اربعہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین پیش کیجئے اور یہ بھی فرمائیے کہ یہ محفل فرض ہے یا واجب ۔ سنت ہے یا مستحب ؟ تو مولانا صاحب نے بڑے زوروں کے ساتھ جواز قیام و محفل میلاد مروجہ کا ثبوت پیش کیا ۔ اور اس کا تردیدی جواب جو احقر نے دیا درج ذیل ہے ۔ ناظرین ملاحظہ فرماویں ۔ یہ ہے ثبوت مولوی صاحب چشتی کا ۔ قوموا الی سیدکم یعنی کھڑے ہو جاؤ طرف سردار اپنے کے ۔ اس حدیث سے جواز قیام ثابت ہوتا ہے ۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں کہاں تک بیان کی جاویں ۔

جواب تردید ثبوت

مولوی صاحب ! ذرا گوش دل کو ادہر متوجہ فرمائیے اور اپنے ثبوت کا داد دیجئے ۔ آپنے بڑی محنت سے جواز قیام ثابت کیا ہے یہ روایت ابو سعید خدری رض کی ہے جس میں سعد بن معاذ رض کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ارشاد فرمایا تھا قوموا الی سیدکم یعنی کھڑے ہو جاؤ طرف سردار اپنے کے پس اصل قصہ اس روایت کا یہ ہے کہ بنو قریظہ نے حضرت سعد رض کو اپنی طرف سے حاکم تسلیم کر لیا تھا ۔ اس تصفیہ کیلئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رض کو اون کے قیام گاہ سے طلب فرمایا ۔ حضرت سعد رض مرض اور زخم اکحل کے سبب نہایت ضعیف تھے اور اونکا ہاتھ کام نہ دیتا تھا ۔ اور لوگ اون کو سواری پر سوار کر دیتے تھے ۔ اور لوگ ہی اوتار دیتے تھے چنانچہ حسب الحکم جب حضرت سعد رض حمار پر سوار ہو کر حاضر ہوئے تو آنحضرت نے یہ دیکھکر کہ یہ خود سواری پر سے اوتر نہیں سکتے انصار کو حکم دیا کہ اپنے سردار کو سواری پر سے اوتار لو ۔ اور جب سواری پر سے کسیکو اوتارے جائیں گے تو قیام کرنا ہی پڑیگا بیٹھے بیٹھے تو یہ کام ہو ہی نہیں سکتا ۔ اسلئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی طرف جانے کا حکم فرمایا ۔

صاحب مرقاۃ کا قول ملاحظہ فرمائیے ۔ یعنی ملا علی قاری کہتے ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام کا حکم سعد رض کے واسطے اسلئے دیا تھا کہ سواری پر اوترنے میں اعانت کریں ۔ اسلئے کہ وہ مریض تھے اور اون کے ہاتھ میں زخم کا اثر تھا ۔ اور اگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام تعظیم کا ارادہ ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتے ۔ الی سیدکم نہ فرماتے اسلئے کہ جب قیام کا صلہ الی آتا ہے تو وہ متضمن معنی ذہاب کا ہوتا ہے اور اسی بنا پر قوموا الی سیدکم کے معنے یہ ہوئے کہ جاؤ اپنے سردار کیطرف ۔ اور ملا علی قاری رح کہتے ہیں کہ اس قیام سے قیام تعظیم مراد نہونے کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہکر کہ تمہارا سردار ہے ۔ صرف انصار ہی کو یہ حکم دیا تھا ۔ پس اگر یہ قیام تعظیم کے لئے ہوتا تو انصار کی کیا تخصیص تھی ؟ سب حاضرین کو آپ حکم دیتے کہ تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ ۔ مگر چونکہ قیام تعظیم کو آپ خود برا جانتے تھے اور صحابہ آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوا کرتے تھے ۔ اس لئے آپنے قیام تعظیم کا ارادہ ہی نہ کیا ۔ بلکہ یہ قیام صرف اعانت نزول کے واسطے تھا ۔ تو پشتی نے بھی اس بات کے تسلیم کرنے کے بعد کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تھا یہ کہا کہ بعض لوگ جو عکرمہ بن ابی جہل اور عدی بن حاتم کے لئے قیام تعظیم کی روایات سے تمسک کرتے ہیں وہ روایات سب ضعیف ہیں ۔ ہرگز قابل تمسک نہیں ہیں ۔ علامہ سیوطی رح نے لکھا ہے یعنی سعد رض کے واسطے جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام کا حکم دیا تھا اگر وہ قیام متنازعہ فیہ یعنی تعظیم کا قیام ہوتا تو انصار ہی کو خاص کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ ایسے افعال عرب میں تو تعمیم ہوا کرتی ہے اور ظاہر ہے کہ جب تعظیم کا قیام ہوتا ہے تو یہ نہیں کہتے کہ مجلس میں سے فلاں شخص کھڑا ہو اور فلاں شخص کھڑا نہو ۔ اور سب سے عمدہ فیصلہ اس کا خود لفظ حدیث سے ہوتا ہے جو بروایت احمد رض یوں وارد ہے قوموا الی سیدکم فانزلوہ ۔ پس بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ روایت مجوزین قیام کے لئے حجت نہیں ہو سکتی ۔ اب وہ حدیث ملاحظہ فرمائیے کہ جس سے قیام کا عدم جواز ثابت ہے ۔ دیکھو ابو امامہ رض سے ۔ روایت ہے کہ ایکمرتبہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عصا کے سہارے سے باہر تشریف لائے ہم لوگوں نے کھڑے ہونیکا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ عجمیوں کی عادت ہے کہ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوا کرتے ہیں ۔ تم ہرگز مت کھڑے ہو

چنانچہ اسیوجہ سے صحابہ نے یہ عادت چھوڑ دی تھی اور آں حضرت ص کی تشریف آوری کے وقت کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے ۔ حضرت انس رض سے روایت ہے یعنی کوئی شخص صحابہ کے دلوں کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ پیارا نہ تھا ۔ پھر بھی اگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہوا کرتے تھے تو صحابہ آپکے لئے ہرگز کھڑے نہ ہوا کرتے تھے پس معلوم ہوا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اس قیام کو برا جانتے تھے اور اس سے ناخوش ہوتے تھے اور صحابہ آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے ۔ اور جب فعل سے آپ اپنی حیات میں ناخوش ہوتے تھے انتقال کے بعد آپ کی روح مبارک کو اس سے کیسی تکلیف ہوتی ہوگی پس بانعین قیام کا تو یہ مطلب ہے ۔ کہیئے مولانا صاحب ! اب حضور کا مزاج مبارک کیا ہے ؟

اب دست بستہ مولوی صاحب چشتی کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر اس جواب سے کچھ تسکین ہوگئی ہو تو آنجناب اب فضیلت محفل مروجہ سے خاموشی اختیار فرماویں ۔ اور اگر تسکین نہوئی ہو اور مزاج مبارک میں کچھ گرمی باقی ہو تو اپنے بیاض قیاسیہ سے اور بھی ثبوت پیش کریں ۔ انشاء اللہ تعالے ہمارے علماء کرام اہل سنت مزاج سرد کر دینگے ۔

افسوس صد افسوس میلادیوں کو حب دنیا نے ایسا گھیر اکہ اللہ و رسول کے کلام کو طاق نسیان پر رکھکر کثرت و جہالت کے ایسے طالب ہوئے کہ کتنا ہی سمجھاؤ پر سبابوہ بدہ کا نعرہ بلند ہی رہتا ہے ۔ کبھی پست نہیں ہوتا ہے ۔ اہل بدعت تو اسی گھات میں رہتے ہیں کہ کوئی ایسا حیلہ نکل آئے کہ لوگ قرآن و حدیث پر عمل نہ کرنے پاویں اور حق کو باطل اور باطل کو حق کر دیویں لیکن خدا اپنے دین کا آپ نگہبان و مددگار ہے ۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جو خدا کے خاص و خالص بندے ہیں وہ کب کسی اہل بدعت کے دام میں اسکتے ہیں ۔

تنبیہ ۔ خدا شاہد ہے کہ میرا اس اعتراض کا باعث خود پسندی یا نفسانیت نہیں ہے ۔ حاشا و کلا ۔ بلکہ اس باب میں اختر کا عمل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول صحیح پر ہے یعنی

فتاویٰ

س نمبر ۱۹۴ - زید کا سودی کاروبار زیادہ ہے۔ بکر نے زید سے کچھ امداد بغیر سود کے مانگا۔ تو زید نے انکار کیا۔ بعد اس کے بکر نے زید کے پاس اپنا ایک سَو روپیہ جمع کیا کہ بعد ایک ماہ کے دو سَو مجھکو دینا اوس میں ایک سَو روپیہ جو آپکا آئیگا اوس کا سود مت لینا۔ اس شرط پر زید راضی ہو کر بکر کا ایک سو روپیہ رکھلیا۔ اب دریافت مسئلہ یہ ہے کہ بکر نے جو ایک سو پہلے اسی شرط پر زید کے پاس جمع کیا سود ہوا یا نہیں۔ دوئم زید جو دو سَو روپیہ بکر کو ایک ماہ کے لئے دیگا اوس کا ایک سو روپیہ سودی ہوا یا نہیں۔ تیسری اس شرط پر کاروبار کرنا شریعت سے کیا ہے۔ (راقم علی حسن خان خریدار ۲۲۱)

ج نمبر ۱۹۴ - صورت مذکورہ کو سود میں لانا ناحق کی کوشش ہے۔ احسان بشرط احسان۔ والعلم عند اللہ۔ ۱ پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۹۵ - بکرا حلال ہے اوس حالت میں جبکہ وہ حلال کیا جاوے۔ اسیطرح ہرن وغیرہ بھی اور اگر یہ حلال نہ کئے جاویں تو اس کے بدن کا کوئی حصہ خورد و نوش میں لانا کیا حکم رکھتا ہے۔ مثلاً مُشک یہ ایک نافہ ہے جو ہرن کے پیٹ سے نکالا جاتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ یہ کافر لوگ علاقہ نیپال میں شکار کر کے ہرن مار کر نافہ نکالتے ہیں اور یہی عام میں فروخت ہوتا ہے اور خورد و نوش و تبرکات میں اکثر عاقل کام میں لاتے ہیں۔ (حاجی محمد سرفراز خان از منڈلہ)

ج نمبر ۱۹۵ - حدیث شریف میں آیا ہے کہ زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹ کر کھانا منع ہے۔ مگر نافہ کو مَیں اس میں داخل نہیں سمجھتا کیونکہ وہ ہرن کا لحمی حصہ نہیں۔ امید ہے دیگر علماء بھی اس کے متعلق اظہار راے فرماویں گے ۶ پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۹۶ - زید نے اپنے بیٹے لطیف کے واسطے بکر کو خطبہ کیا بکر نے بخوشی منظور کر لیا بعد چند یوم کے بکر کی لڑکی جس کا نام زینب ہے اطلاع ہونے پر فوراً کہہ بیٹھی کہ مجھے اس جگہ جانا ہرگز منظور نہیں ہے۔ بکر نے اپنی دستار سر سے اتار کر لڑکی کے آگے رکھدی اور ہاتھ باندھکر کہا کہ چونکہ مَیں نے اون کو کہہ دیا ہے کہ تم چند یوم تک خاموش رہ بعد از نکاح حلفیہ کہتا ہوں کہ تم کو مطلقہ کرا لونگا۔ زینب دل سے راضی نہ تھی مجبوراً خاموش ہو گئی۔ اسی حالت میں نکاح ہو گیا جب لطیف لینے کے واسطے گیا زینب نے صاف جواب دیا کہ میرا تمہارا کوئی نکاح نہیں کیونکہ پہلے سے ناراض تھی۔ زید نے کہا تم طلاق دیدو لطیف نے کہا میں طلاق نہیں دیتا اب وہ عرصہ چھ یا سات سال سے اپنے والدین کے ہاں سخت تکلیف میں ہے اب اوس کا نکاح اور جگہ بغیر طلاق کے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۹۶ - زینب نے جب ایک دفعہ صاف لفظوں میں انکار کر دیا تو اوس کے بعد جب تک صاف الفاظ میں اقرار نہ کرے محض خاموشی کافی نہیں محض خاموشی پہلی حالت یعنی قبل انکار معتبر ہوتی اسلئے نکاح درست نہیں ہوا۔ تاوقتیکہ یہ ثابت ہو جاے کہ زینب اس نکاح پر راضی تھی۔

س نمبر ۱۹۷ - ہمارے علاقہ میں ایک مولوی یوں کہتا ہے کہ جو اللہ کی نعمتیں تم لوگ کھاتے ہو اس کے عوض میں تمہاری نیکیوں کی کاٹ ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ سرد ہوا لگنے سے بھی چند نیکیاں کاٹ ہو جاتی ہیں۔ آیا یہ اوسکا کہنا صحیح ہے یا غلط؟

ج نمبر ۱۹۷ - اس دعوے کا ثبوت شرع میں میری نظر سے نہیں گذرا۔ مولوی صاحب موصوف سے ثبوت مانگنا چاہئے۔ اللہ تعالےٰ بہت کریم ہے کہ اپنی نعمتوں پر بندوں کی نیکیاں کاٹے۔ ہاں شکر واجب ہے ۲ پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۹۸ - غلہ کی زکوٰۃ جس کو عشر کہتے ہیں نکالنی واجب ہے یا نہیں۔ اگر واجب ہے تو نہری زمین سے کتنا حصہ کس طرح آنا چاہیئے۔ (خریدار ۱۵۰۴)

ج نمبر ۱۹۸ - غلہ کی زکوٰۃ واجب ہے مگر چونکہ سرکاری مالگذاری بھی ضروری ہے اس لئے میری ناقص رائے میں بقایا میں سے چالیسواں حصہ ادا کرنا کافی ہے۔

س نمبر ۱۹۹ - سوتی سوتی اور اونی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (ر - م)

ج نمبر ۱۹۹ - ترمذی کی حدیث میں جوربین کا لفظ آیا ہے جو سوتی اور غیر سوتی سب کو شامل ہے۔

س نمبر ۲۰۰ - مسجد میں چھوٹے چھوٹے ایسے بچے بعض وقت ان میں سے کسیکا پیشاب مسجد میں نکل جائے اور مسجد میں بہت شور کریں مسجد میں پڑھانے جائز ہیں یا نہیں۔ مولوی عبید اللہ صاحب نے حاشیہ قرآن مجید حدیث تفاسیر صفحہ ۱۹۹ پر ترغیب ترہیب صفحہ ۱۲۷ باب تنظیف المساجد کے حوالہ سے یہ حدیث شریف درج کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشراکم وبیعکم وخصوماتکم ورفع اصواتکم واقامۃ حدودکم وسل سیوفکم واتخذ وا علیٰ ابوابہا المطاہر وجمروہا فی الجمع کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ اور کیا اس سے چھوٹے بچوں کے مسجد میں پڑھانے کی ممانعت نہیں نکلتی اور اس حدیث کا درست مطلب کیا ہے؟ (ر - م)

ج نمبر ۲۰۰ - مسجد میں بچوں کا آنا جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ثابت ہوتا ہے۔ حدیث مرقوم ترغیب ترہیب تمام ہو مگر صحیح نہیں۔ معنے اس حدیث کے یہ ہو سکتے ہیں کہ صبیان کی ناجائز حرکات (یا نکانہ پیشاب) سے مساجد کو بچاؤ نہ کہ بالکل آنا بند کرو کیونکہ آنا تو ثابت ہے۔ الارشاد جلد ثانی نہ طیار ہوئی تھی نہ چھپی پہلی جلد بالکل ختم ہے۔ ا روپیہ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۰۱ - جوہڑوں اور نالیوں کا پانی پاک ہوتا ہے یا کہ نہیں۔ اور جو ہڑ بھی ایسا ہو کہ جس میں ہر وقت گندگی یعنے چارپایے نہلائے جاتے ہیں۔ پیشاب بھی کرتے ہیں۔ اس پانی سے وضو کرنا اور غسل کرنا جائز ہے یا کہ نہیں؟ (عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن)

ج نمبر ۲۰۱ - حدیث شریف میں ہے کہ پانی میں بوجہ گندگی کے جب تک بو۔ مزہ۔ اور رنگت نہ بدلے پانی پاک رہتا ہے۔ بشرطیکہ پانی قلتین (چھ من پختہ) سے کم نہو۔ چارپائے پیشاب کریں یا غسل کریں جب تک

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

تلاش عزیز اور بیس روپے انعام

میرے دوست مولوی زین العابدین صاحب متعلم مولوی عالم کلاس اورنٹیل کالج لاہور کا برادر خورد مسمی عبدالحکیم ولد میاں غلام حیدر صاحب مرحوم سکنہ چک مجاہد ضلع جہلم عرصہ چھ ماہ سے مفقود الخبر ہے جسکا حلیہ حسب ذیل ہے:۔

گندم نما رنگ۔ ۱۱ یا ۱۲ سال عمر۔ میانہ قد۔ پتلا جسم۔ گول چھوٹا سا چہرہ۔ دائیں بائیں بغل میں طاعون کی گلٹی کا داغ۔

مولوی صاحب موصوف کا چونکہ وہی ایک حقیقی بھائی ہے جس کی جدائی کا انہیں نہایت غم ہے اس لئے ناظرین اہلحدیث میں سے اگر کوئی صاحب عزیز مذکور کا پتہ مولوی صاحب کو یا خاکسار کو دیں تو انکے لئے مولوی صاحب ع۲۰ نقد کے انعام کا وعدہ کرتے ہیں۔ خاکسار ابو الاکرام محمد عبید اللہ مدرس اسلامیہ سکول انارکلی متصل پیسہ اخبار لاہور

ایک سوال کا جواب

ایک صاحب نے تعلیم نسوان کے متعلق جامع کتاب کا پتہ پوچھا تھا۔ بجواب عرض ہے کہ اسلام کی پہلی دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ چھٹویں۔ ساتویں۔ آٹھویں۔ نویں۔ دسویں۔ گیارہویں بارہویں۔ تیرہویں۔ چودہویں تک مصنفہ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہوری سے بڑھکر دوسری کوئی کتاب اہلحدیث کے حق میں مفید نہیں۔ اردو میں جامع سلسلہ ہے۔ البتہ دو باتیں اس میں نہیں کھانے پکانے اور کپڑے رنگنے کی ترکیبیں۔ اس کے علاوہ سب مسائل قرآن و حدیث سے مدلل بیان کئے گئے ہیں اور نہایت آسان اردو فقروں میں ہیں۔ پتہ ذیل سے طلب فرماویں:۔ **مالک ومہتمم کتب خانہ لمعات محمدی۔ امرتسر۔**

(خاکسار۔ عبد الستار ناظر اخبار اہلحدیث)

استفسار

خالص ہیرے کا سرمہ یا ممیرہ کہاں سے مل سکتا ہے جس صاحب کو معلوم ہو مجھے آگاہی فرماویں۔

دیگر۔ دودھی کا پچ خواہ سفید کا پچ بنانے کی ترکیب جس صاحب کو معلوم ہو وہ مطلع فرماویں۔

راقم یکے مسلمان از ضلع سلطانپور۔

طبی استفسار

خاکسار کو ایک ایسے جامع نسخہ کی اشد ضرورت ہے جو کمی باہ سرعت انزال احتلام وغیرہ وغیرہ کو جڑ سے اکھاڑ کر نہایت اعلےٰ درجہ کی قوت بخشے۔ نسخہ کم خرچ و سہل الوصول ہو۔ یکے از خریداران اہلحدیث۔

طبی استفسار

میرے ایک عزیز دوست کی اہلیہ عرصہ نو ماہ سے بعارضہ سر درد و درد کمر سے نہایت لاچار ہے۔ شروع بیماری میں پہلے تپ محرقہ رہا ہے۔ ازاں بعد درد سر و درد کمر ٹھہر گیا ہے۔ اور کبھی کبھی قبض کا بھی قصور ہو جاتا ہے۔ بلکہ بہت ہی قبض ہے اور مسہل بھی بہت کئے ہیں۔ اور علاج معالجہ بھی نہایت تنگ کیا ہے مگر فائدہ ندارد۔ لہذا ملتمس ہوں کہ مریضہ کے واسطے لائق حکما اپنے نسخے سے مستفیض فرمائیں۔

استفسار

بخدمت جمیع ناظرین اہلحدیث۔ جو صاحب حمل حب یا بغض یا مہرو وہ پر قادر ہوں کرا دینے کی استعداد رکھتے ہوں لیشد بذریعہ اخبار اپنے مفصل پتہ سے مطلع فرما دیں۔ حلفیہ تحریر ہے کہ بعد کامیابی، پانچ روپیہ نذر کئے جاوینگے۔ سائل ایم ڈی۔ دیہاتی خریدار اہلحدیث

استفسار

کسی صاحب کو ایسا نسخہ معلوم ہو کہ جس سے پتھری دفع ہو یا کوئی دوا کسی کے پاس ہو تو بذریعہ اخبار ہذا مطلع فرماویں مع قیمت دوا و پتہ یا نسخہ وغیرہ۔

خاکسار خریدار اہلحدیث ۲۶۷ بنارس

میل ملاپ

ایک نیا رسالہ اتفاق کا سبق دینے والا ہے۔ قیمت ۳ر منیجر اہلحدیث۔

تقریظات ریویو

جامع الاصول ۳۶ صفحہ کا ایک اردو رسالہ ہے جس میں احادیث نبوی کے تمام اقسام کی الگ الگ تعریفیں لکھی ہیں۔ صحاح ستہ کے جامعین کی مختصر سوانح اور حالات زندگی بھی لکھے ہیں۔ مفید رسالہ ہے۔ قیمت ۳ر ملنے کا پتہ:۔ محمد عبد الرزاق سلطی مراد آباد۔ بازار چوک بردوکان حاجی عبد الرشید صاحب تاجر کتب۔

مہر سکوت۔ یہ ایک ۴۰ صفحات کی ضخامت کا رسالہ ہے جس میں مہاشہ ست دیو نو آریہ اور انجمن ہدایت الاسلام پانی پت کی خط و کتابت درج کی گئی ہے اور آخر میں مہاشہ جی کو لاجواب ہو کر جواب دینے سے خاموشی اختیار کرنی پڑی اور آپ انجمن کے سوال کا بھی بخوبی جواب نہیں دے سکے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ کاغذ عمدہ قیمت مرقوم نہیں۔ ملنے کا پتہ:۔ سکرٹری انجمن ہدایت الاسلام پانی پت۔

تازیانہ سنت۔ تلہ گنگ ضلع اٹک میں شیعہ سنی کا مباحثہ ہوا اوس کی روئداد ۴۸ صفحات میں اس رسالہ کے اندر مرقوم ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اس مباحثہ میں شیعہ کو شکست اور سنیوں کو فتح ہوئی۔ قیمت فی جلد ۶ر ملنے کا پتہ:۔ مولوی ابو الفضل محمد الدین صاحب دبیر۔ قاضی تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

شمس الاخلاق۔ اس نام سے سیالکوٹ سے ایک رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ جسکا نمبر اول اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ جسکا منشا عام انسانی بد اخلاقیوں اور تمدنی کمزوریوں کی اصلاح کرنا اور اخلاق حسنہ کی ترغیب دینا ہے۔ سال بھر میں چھ دفعہ یہ رسالہ ہر دو ماہ کے بعد بلا تعیین تاریخ شائع ہوا کریگا۔ قیمت کچھ نہیں صرف محصولڈاک کے لئے ۴ر مانگتا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ حاجی عبد الغنی صاحب میر مہتمم رسالہ مذکور شہر سیالکوٹ

حکم الکتاب بفضل الاصحاب۔ یہ ایک ۲۳۲ صفحات کی کتاب ہے جس میں فضائل اصحاب کرام بتلا کر واضح کیا گیا ہے کہ اُن پر شیعوں کی تہمتیں اور بہتان محض لایعنی اور بے سود ہیں۔ قیمت ۶ر ملنے کا پتہ:۔ حافظ قادر بخش چاہ خلیل والا موضع شاہ کوٹ

مقدمہ عصمت دری الہ آباد نہ میں جس قدر پولیس مین ماخوذ تھے وہ سب کے سب بری ہو گئے۔

AsliAhleSunnet.com

موجودہ جنگ طرابلس سے ترکوں نے کیا کچھ حاصل کیا؟

جنگ طرابلس کو شروع ہوئے چھ ماہ ہونے کو آیا

لیکن اسکا نتیجہ جو کچھ اٹلی کے حق میں اوس کے ارادوں کے مطابق ظاہر ہوتا تھا۔ وہ ہنوز دہلی دور است کا مصداق ہے۔ اٹلی نے اپنی تمام طاقت اس جنگ میں صرف کر دی ایک لاکھ سے کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی زبردست سپاہ بھیجی اور لگاتار بھیجی۔ اون کا بیش از بیش خرچ برداشت کیا اون کی نازبرداریاں کیں۔ لیکن ایسی نازپروردہ فوج نے میدان کارزار میں آکر سوائے بزدلی دکھانے اور شکستوں پہ شکستیں کھانے کے اور کچھ کر کے نہ دکھایا۔

اپنی کمزوری اور عربوں ترکوں کی دلاوری کا اقرار خود جنرل کانیوا نے اٹلی میں آکر گورنمنٹ اٹلی کے بالمشافہ کر دیا۔ اور کہا کہ اگر گورنمنٹ اٹلی نے فتح حاصل کرنی ہے تو اس کی خواہش طرابلس کے سوا کسی اور مقام پر کرے۔

عربوں ترکوں کو اطالین افواج جب بزور ماتحت نہ بنا سکیں تو اون کے داہنے بائیں سے چلے سازیاں کرنی شروع کر دیں۔ لیکن تب بھی وہ اون کے پھندے میں نہ آئے۔

ترکوں کو اس جنگ نے جو فائدہ پہونچایا ہے وہ پچاس سال تک بمشکل پہونچنے کی امید ہو سکتی تھی۔ بلکہ پچاس برس تک بھی وہ اتنی ترقی شائد نہ کر سکتے۔ بڑا فائدہ ترکوں کو اس جنگ نے یہ دیا کہ اون کے بہت سے مخالف مسلمان امراء و بااثر لوگ اُن کے ساتھ متفق ہو گئے۔ اور کئی ایک ایسے لوگ بھی اون کے ہمراہ ہو گئے۔ جن سے اس جنگ سے پیشتر ترکوں کا کوئی تعلق یا واقفی نہ تھی ایسے ذی اثر ترکوں کی حمایت میں خدا کا نام لیکر اُٹھ کھڑے ہوئے شیخ سنوسی اور نبیرہ امیر عبدالقادر حسینی الجزائری اور اون سے تعلقات اور ارادت رکھنے والے سینکڑوں افریقی امراء اسی قبیل سے ہیں۔ جن کو جنگ طرابلس سے پیشتر سلطنت عثمانیہ سے کوئی ہمدردی نہ تھی۔ لیکن جنگ کا آغاز ہوتے ہی افریقہ کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک تمام مسلمان ترکوں کی حمایت پر اتر آئے۔ افریقہ کے عرب سلطنت عثمانیہ کے حق میں فدائیوں کا کام دینے لگے۔ افریقہ کے سوا دنیا کے

باقی حصص میں جہاں مسلمان ترکوں کو جسمانی امداد نہ دے سکتے تھے دعاؤں کے ذریعہ زبانی اور روحانی امداد پہونچانے کے علاوہ مجروحین اور مصیبت زدگان طرابلس کے نام سے جابجا انجمنیں قائم کر کے مالی امداد اس قدر پہونچائی کہ ابتداء جنگ سے لیکر آج تک لاکھوں کروڑ روپے اور پونڈوں کی ہین ڈوری لگا دی۔ مصر۔ شام۔ ٹیونس۔ الجزائر۔ ہندوستان۔ چین۔ انگلستان۔ فرانس غرض ایشیا۔ افریقہ اور یورپ کے ہر ملک اور شہر سے مسلمانوں نے مالی امداد اس جنگ میں ترکوں اور عربوں کے لئے ارسال کی۔ یہ امداد صاف جتلا رہی ہے کہ مسلمانوں میں ایک دوسرے کی مصیبت کے وقت خاص درد محسوس ہوتا ہے بہت سے محنتی اور غریب لوگ بھی امداد کرنے والے ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر اون کی خوراک کا خرچ بچا کر طرابلس کی خاطر بھیجا بہت سے امراء ایسے ہیں جنہوں نے اپنی لذیذ خوراک ترک کر دی اور سادی خورد و نوش پر گزارہ کر کے بہت سا خرچ بچا کر طرابلس کے مسلمانوں کو دیدیا۔ یہ تو تھی باہمی ہمدردی۔ اب دیکھئے کہ ترکوں۔ عربوں کی بہادری اور شجاعت نے خود اون کو کیا کچھ فائدہ دیا اور مخالفوں پر رعب اور کل دنیا پر کیا کچھ اون کا نام ظاہر ہوا۔ اٹلی سے چلتے وقت کوئی جوان حوصلہ کر کے طرابلس کو روانہ نہیں ہوتا۔ جو چلتا ہے بیدلی سے اور جو اس جہنم کے سر کرنے کے لئے امادہ ہوتا ہے شکستہ دلی اور بزدلی سے۔ اُن کے بڑے بڑے بہادر ترکوں عربوں سے پناہ مانگ گئے خود امیر البحر پر یہ شبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی شکستوں اور ناکامی پر نادم ہو کر خودکشی کر کے مر گیا۔

عربوں۔ ترکوں نے اس جنگ میں بہادری دکھا کر اپنا نام پیدا کیا ہے جو کبھی تیرہ صدی پیشتر قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا۔

ترک عرب اسی طرح اگر اپنی بہادری اور جوانمردی پر قائم رہے تو انشاءاللہ اٹلی کو بہت سا نقصان اوٹھا کر اپنے ارادوں سے تائب ہونا پڑیگا۔ اور اس کے آثار ابھی سے ہویدا ہونے شروع ہو گئے ہیں صلح کے لئے سلسلہ جنبانی اٹلی کی طرف سے ہو رہی ہے

لیکن ترک صلح کو نہیں مانتے۔ اٹلی کے لئے سخت مشکل درپیش ہے۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن ناظرین! مقام غور ہے کہ یہ بھی کوئی بہادری ہے جو اطالین افواج دکھلا رہی ہیں۔ گھر سے چوہوں کی طرح بلی (ترکوں) کو مارنے کی خاطر حشرات الارض کی طرح ان گنت لشکر لیکر جنرل کانیوا نکلا تھا۔ لیکن اس بلی (ترکوں عربوں) شیر کی طرح جب انہیں سامنے سے آدبوچا تو سب چوکڑی بھول گئے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ خدا ترکوں کو فتح عظیم عطا فرما دے اور اون کے مخالف اٹلی کو شکست فاش دے کر حق بحقدار رساند۔

"زمیندار" کی ضمانت

اخبار زمیندار لاہور کی ضمانت گورنمنٹ نے مانگی اس کی حمایت میں مسلمانوں کے جابجا جلسے ہو رہے ہیں۔ لاہور میں امرتسر میں اور اون کے علاوہ اور بہت شہروں میں ایسے جلسے ہوئے۔ خدا کرے مسلمانوں کی آواز گورنمنٹ سنے۔ لیکن جو روش آجکل زمیندار اور دوسرے لاہوری اخبارات نے باہمی عداوت کی اختیار کی ہے وہ سب کے لئے خطرناک ہے۔ اب تو زمیندار کی ضمانت طلب ہوئی۔ لیکن اس تو تو میں میں کا نتیجہ خطرہ ہے کہ دور تک پہونچے اور دوسروں سے بھی ضمانتیں طلب ہوں (خدا نکرے) مسلم پریس ایسوسی ایشن کا افسوس ہے یہ حشر ہوا۔ اور جس مسلم پریس ایسوسی ایشن کی ریس سے ہندو پریس ایسوسی ایشن قائم ہو۔ وہ اتفاق و اتحاد اور خاموشی سے اپنا کام نہایت خوبی اور کامیابی سے کرے ہمارے لئے سخت رنج کا مقام ہے۔ ہماری تعریف تو ان الفاظ میں تھی کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اب یہ وصف ہم میں نہیں بلکہ غیروں نے اس کو ہم سے چھین لیا۔ نہیں بلکہ ہم نے اس نعمت کی پرواہ نہ کی تو خدا نے دوسروں کو اسکا اہل بنا دیا۔

کاش امرتسر اور لاہور کے چند مخلص اور سربرآوردہ بزرگوار کو لاہوری اخبارات اپنے اس جھگڑے کے لئے منصف بنائیں۔ تو اس باہمی عداوت کے انسداد کی ایک راہ نکل آوے۔ کیا کوئی سعید اس قسم کی نیک تجویز پر عمل کر کے فائدہ حاصل کریگا؟ دیدہ باید +

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں آمد

حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ گنج ضلع جون پور نے ۶؍ ارسال فرمائے ہیں جن میں سے غریب فنڈ کے لئے ۲؍ ہیں (اور مفلس فنڈ اخبار مسلمان کے لئے ۴؍) از عبد الغفور طالب علم مسجد حاجی علی جان دہلی (رسالہ) ۸؍ از امیر الدین محمد ابراہیم مدرسہ محصلہ ضلع کلا بہ (رسالہ ۳؍) ۲؍ بقایا سابقہ للعہ

میزان ۸ھ؍

ہر دو سائلوں کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا دونوں کی قیمت ۶ھ؍ مل گئی تو باقی ۱۲؍۱۲ بچے (محاسب)

ہمارے مکرم دوست خواجہ حبیب اللہ صاحب رکن انجمن اہلحدیث امرتسر کا ایک اڑھائی سالہ لڑکا دو یوم کی علالت کے بعد ناگہاں فوت ہوگیا۔ ناظرین سے امید ہے کہ معصوم کے لئے جنازہ غائب پڑھیں گے اور اُس کے والدین کے لئے صبر و اجر کی دعا فرمادینگے۔

مولوی احمد حسن صاحب امروہی کا انتقال ہوگیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا مرحوم کو بخشے۔ پُرانے عالم تھے۔ امروہہ میں آپکا دم غنیمت تھا۔

پیر جماعت علیشاہ کے مریدوں پر جو مقدمہ پیر بہروال کے مریدوں کی طرف سے جگسور میں چل رہا تھا بنگلوری نامہ نگار لکھتا ہے کہ پیر جماعت علی کے خاص مرید گاؤ قصاب عبد الباسط پر پچاس روپے جرمانہ ہوا اور ایک سال نیک چلنی کے لئے پانسو روپے کا مچلکہ لیا گیا۔

جنگ طرابلس

اطالیوں کا جنون تونس کا اخبار الزہرا لکھتا ہے کہ اس وقت شہر تونس اور اس کے جنوبی مضافات میں اطالی جاسوسوں کا ایک کثیر گروہ بھیس بدلے ہوئے موجود ہے۔ ان میں اکثر فوجی افسر ہیں۔ اتفاق سے ایک دن ان میں کے دو جاسوس افسر شہر تونس کے بازار میں گئے اور کسی تونسی مسلمان تاجر سے جنگ اطالیہ و ترکی کے متعلق ذکر چھیڑ دیا۔ تاکہ اس سوداگر کے خیالات کی ٹوہ لگائیں تونسی تاجر نے اُن سے اس قسم کی باتیں کہیں کہ گویا وہ سلطنت عثمانیہ کا طرفدار نہیں ہے اور اس کے خیال میں عنقریب اطالیہ طرابلس کے شورہ پشت جنگجو بدوؤں کو زیر کرکے اس ملک پر کامل تسلط کرے گی اور اسی قسم کی دیگر باتیں جو اطالیوں کو خاصکر مسرور بنا سکتی تھیں کرتا رہا اطالی جاسوس نے اپنا راز اس تاجر پر آشکارا نہیں کیا تھا۔ مگر وہ اون کرتا گیا اور اس طرح کی باتیں کرکے اون کا عندیہ معلوم کرنے میں کوشاں ہوا۔ اطالی افسر اس سوداگر کی باتیں سُنکر کھِل پڑے اور کہنے لگے۔ سنو مہربان ہم اطالی سپاہ کے افسر ہیں چونکہ تم نے ہماری طرف اپنا میلان ظاہر کیا ہے اسلئے ہم تم سے خوش ہوئے اور تم کو بتائے دیتے ہیں کہ اطالیہ یقیناً بہت جلد تونس پر قبضہ کریگی اور اس شہر پر تسلط کرتے ہی سب سے پہلے یہ کام کرے گی کہ اون تمام باشندگان تونس کو سزائے موت دیگی جنہوں نے فرانسیسی جہازات قرطاجنہ اور منوبا کو اطالیوں کی گرفت میں پاکر اس کے خلاف شور برپا کیا تھا۔ مگر تم مطمئن رہو کہ تمہیں بالکل امن نصیب رہیگا"

یہ پرلطف قصہ سُنا کر اخبار زہرہ اس پر یوں نوٹ کرتا ہے کہ اطالیوں کو طرابلس میں پیہم شکست اُٹھاتے اور مار کھاتے کھاتے اس قدر بدحواسی لاحق ہوئی ہے کہ اب ان کی عقل بھی ٹھکانے نہیں رہی۔ لیجئے وہ تونس پر قبضہ کرینگے۔ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ کیا اطالیوں کو معلوم نہیں کہ تونس فرانس کے زیر اثر ہے اور صرف فرانسیسی جنگی بیڑہ جہازات کی بحری مدد سے کام لیکر خود تونس کی سپاہ اور اطالیوں کے دھوئیں بکھیرنے اور اُن کے مقبوضہ مقام صقلیہ پر قبضہ کرلینے کیلئے کافی سے زیادہ قوت رکھتی ہے۔ اطالی ایسے ہی تو بہادر ہیں کہ تونس پر حملہ کرکے فتح حاصل کرینگے

عربوں کی شجاعت آسٹریا کا نیا اخبار ربرل لکھتا ہے۔ کہ اطالیہ کی سرکاری خبروں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ طرابلس اور سلانیکا میں آج بھی وہی حالت قائم ہے۔ جو چار ماہ قبل تھی اور جسقدر لڑائیاں طرابلس میں وہاں ہوئیں۔ اُن سب میں فتح و ظفر عربوں ہی کو حاصل ہوئی۔ گو وہ کچھ اہم نہ تھی مگر انگریزی جرمن اور بعض اطالی اخبارات اس بات کے معترف ہیں کہ ان لڑائیوں میں کامل فتح عرب ہی کو رہی ہے۔ ہمارے ایک خاص نامہ نگار کا میدان جنگ سے جو تازہ مراسلہ آیا ہے۔ اس سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ ۶؍ فروری کے معرکہ میں عثمانی سپاہ اور عرب فدائیوں نے اطالیوں پر نمایاں فتح پاکر اُن سے اسقدر سامانِ جنگ چھینا ہے۔ کہ کئی ماہ تک اُن کیلئے کافی ہوگا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ میں عرب حملہ آوروں کی بے جگری اور بہادری مشاہدہ کرکے حیرت زدہ رہ گیا۔ اُن کی ایک قلیل سی جماعت نے دل بادل اطالی سپاہ پر اس سُرعت سے برق دار حملہ کیا۔ کہ اطالیوں کے خرمن ہوش و خرد پر بجلی گرادی۔ اور انہیں دیوانہ وار فرار برقرار لینے کے سوا کچھ نہ بن آیا۔ میں حیران تھا۔ کہ معدودے چند عرب سپاہیوں نے ہزاروں اطالیوں کو کسطرح شدید نقصان کے ساتھ مفرور بنا دیا ہے۔ نامہ نگار مذکور کی تحریر میں سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ عثمانی سپاہ حملہ آور شہر طرابلس کی فصیلوں سے بالکل قریب آگئی ہے۔ اگر ترک تنخمند نہ ہوتے۔ تو یہ بات کیونکر ممکن تھی۔ کہ اطالی سپاہ کی صحت میں بہت خلل آگیا ہے ڈاکٹروں نے باتفاق رائے ایک فرمان صادر کیا ہے کہ وہ پندرہ دن جنگ سے قطعاً محترز رہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ایک حملہ آور اور صحرا میں خوفناک جنگ کا مقابلہ کرنے والی فوج میں جو شجاعت ہونی چاہئے اطالی سپاہ میں اس کا بالکل نام و نشان تک نہیں۔ اور عربوں کا کبھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ بہر حال یہ ناممکن نظر آتا ہے۔ کہ اطالی لشکر کو غریان تک پہنچ سکے جنرل کانیوا کا پھر طرابلس میں واپس جانا اُن کیلئے کچھ حوصلہ افزا نہیں ہے۔ فوج دل ہار چکی ہے جنرل کیا بنا لیگا۔

مان نہ مان جرمن اخبار برلیز ناجیلات رلوی ہے۔ کہ ۱۰؍ فروری کو آسٹروی سفیر متعینہ آستانہ نے باب عالی میں آکر مجلس وکلاء کی برخاستگی کے

شیخ سنوسی اور امام مہدی آخرالزمان امام مہدی علیہ السلام کے اسی سال ظاہر ہونے اور شاہ معظم جارج پنجم کے اسلام لانے کی پیشگوئیوں کا عجیب و غریب رسالہ قیمت مع محصول ۸ بصورت وی پی ۱۰؍ ملنے کا پتہ :۔ علم الدین واعظ علیہ …

AsliAhleSunnet.com

بعد عثمانی وزیر خارجہ نے حسب ذیل شرائط پر اطالیہ کے ساتھ صلح کرنے کی تحریک فرمائی کہ اطالیہ اپنے اعلان الحاق طرابلس و بنغازی کو واپس لے کر صرف اس ملک کے شاہ اٹلی و سلطان المعظم دونوں کے نام پر انتظام کرنے کا بار اٹھائے۔ ترک وزیر نے جواب دیا۔ حکومت عثمانیہ طرابلس اور بنغازی دونوں پر سلطانی اقتدار سیادت کو محفوظ رکھنے کیلئے مصر ہے اور رہیگی۔ باب عالی اس وقت تک جنگ سے ہاتھ نہیں روک سکتا جب تک کہ ان ملکوں میں ایطالی سپاہ موجود ہے۔ اگر ایطالیا بنغازی سے فوج ہٹالے اور صرف طرابلس پر فوجی قبضہ رہنے دے تب صلح کی گفتگو ہو سکتی ہے۔

شکریہ کا پیام تار

بنی غازی درنہ اور طبرق کے سپہ سالار اعظم جنرل انور بے نے مصر کے نامور اور شہرہ آفاق شیخ علی یوسف مالک و ایڈیٹر اخبار المؤید۔ پریسیڈنٹ انجمن ہلال احمر مصریہ کے نام ۲۲ فروری کو کیمپ بنی غازی سے حسب ذیل پیام تار ارسال کیا ہے۔ اور تقریبًا اسی مضمون کی چٹھی تھی:۔ دو مصری ہلال احمر کی بڑی طبی مہم جس کے ڈاکٹران نصر فرید علی۔ حافظ۔ عفیفی۔ شکری اور کمال صاحبان ہیں ہمارے پاس پہونچ گئے اور یہ اصحاب اپنا مقدس فرض نہایت مستعدی سے ادا کر رہے ہیں۔

اس مقام کے جنگجو فدائیوں نے یہ دیکھکر کہ ان کے خبرگیران بھائی بھی دنیا میں موجود ہیں بڑی شکر گذاری اور توقعات کا اپنے دلوں میں احساس کیا ہے۔ میں ان سب کی طرف سے انکا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سپاہ بنی غازی کا سلام آپ کو اور بالخصوص حضرت خدیو معظم اور ان کی والدہ ماجدہ اور تمام مصری محب انسانیت احباب کو نذر کرتا ہوں۔

سپہ سالار عام۔ "انور"

۱۹ فروری۔ بر عثمانی کیمپ درنہ۔ سید سنوسی اعظم نے اطالیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے انہوں نے اپنے جائے قیام مقام کفرہ سے سپہ سالار اعظم انور بے کو ایک مؤثر اور طویل عنایت نامہ کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ وہ بنفس نفیس میدان جنگ کو آنے والے ہیں اس وقت صحرائے اعظم کے تمام عرب قبائل کی جماعتیں مقام جغبوب میں اگر فراہم ہو رہی ہیں اور بڑا زبردست لشکر جمع ہو چکا ہے۔ یہ لوگ سید سنوسی کی آمد کے منتظر ہیں۔ سید موصوف نے تمام خانقاہوں کے شیوخ کو اپنے پاس بلالیا ہے اس خبر سے یہاں بہت جوش پھیلا ہوا ہے (دیا...)

بنی غازی کے تین معرکوں کی تفصیل

المؤید کا خاص جنگی نامہ نگار لکھتا ہے کہ عثمانیوں نے ۲۵ و ۲۶ و ۲۷۔ جنوری کی راتوں کو متواتر ایطالی مورچوں پر بنی غازی میں حملہ کیا ۔۔ ۱۵۰ ایطالی قتل اور اس سے دو چند زخمی کئے اسلئے کہ عثمانی حملہ آوروں نے غنیم کے بیشتر لشکر کو نخلستان کے درختوں کے اندر محاصرہ میں کر لیا تھا اور عرب دلیروں نے اس کو پیس کر رکھدیا۔ دشمن کا سراغ چلانے والے برقی آلات جو ایطالی مورچوں میں لگے تھے توڑ ڈالے گئے اور کثیر مقدار آلات مورچہ بندی کے علاوہ اسلحہ اور گولی بارود وغیرہ سامان جنگ کی اتنی وافر مقدار غنیمت میں ملی ہے جو درنہ کی عثمانی سپاہ کے لئے کئی ماہ تک استعمال کو کافی ہوگی۔ ان معرکوں میں عثمانی فوج کی کمان عزیز بک علی مصری کے ہاتھ میں تھی عثمانیوں کا نقصان ۶۰ شہید اور ۹۰ مجروحین تک پہونچا ہے۔

اب دونوں (ایطالی۔ عثمانی) سپاہ کی حالت یہ ہے کہ ۲۷ جنوری کی لڑائیوں کے بعد سے بنی غازی یا کسی دیگر مقام پر کوئی بڑی لڑائی بالکل نہیں ہوئی۔ مذکورہ بالا جنگ میں فتح عثمانی سپاہ کو ملی تھی۔ یہ سکون کی حالت محض اس سبب سے ہے کہ اطالی اپنے مورچوں اور دمدموں سے نکلتے ہوئے خوف سے تھراتے ہیں وہ اب قطعی طور پر مدافعت کے پابند ہیں ورنہ اس سے پہلے وہ چھیڑ چھاڑ کرتے اور حملے بھی کیا کرتے تھے۔ مگر یہ واضح رہے کہ عربوں سے مقابلہ کرنے کی مدت بہت تھوڑی ہوتی تھی چند منٹ ہی بعد ایطالیوں کے پاے ثبات متزلزل ہو جاتے اور وہ بھاگ چھوٹتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب حملہ آور میدان جنگ میں اطالیوں کو کھیرے ککڑی کی طرح کاٹتے رہتے ہیں اور اب بھی وہ اطالیوں پر چھاپے مار مار کر ان سے بہت کچھ اسلحہ اور گولی بارود کا ذخیرہ چھین لاتے ہیں۔ یہ مال یا تو ایطالی جنگ گاہ کے مقتولین کا ہوتا ہے یا ان کے سپاہی میدان اور مورچوں میں سے بھاگتے وقت اس کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ طبرق میں بھی یہی حالت ہے۔ عثمانی سپاہ کی اخلاقی حالت نہایت اچھی ہے سب کے سب پر جوش۔ مستعد اور ملکی تحفظ کے لئے مارنے مرنے پر تیار ہیں۔ جان کی پرواہ کسیکو نہیں نام و ننگ کا سب کو خیال ہے (عبد الرحمن)

میدان جنگ کی خبریں

جو مصر المؤید کے خاص نامہ نگار نے ارسال کیں حسب ذیل ہیں:۔

۲۰ فروری۔ از کیمپ عثمانی درنہ۔ سپہ سالار اعظم انور بک نے مصری والنٹیر افسروں کے لئے جو سفارش ترقی کی تھی عثمانی وزارت جنگ نے بذریعہ تار برقی اس کی منظوری دیدی ہے۔ ملازم افسروں کو یوز باشی (میجر) اور یوز باشیوں کو بکباشی کے عہدوں پر ترقی دینے کے علاوہ یہ بھی حکم آیا ہے کہ ہر ایک مصری فوجی افسر کو جو میدان جنگ میں والنٹیر کے فرائض ادا کر رہا ہے اس کے مقررہ مشاہرہ اور راشن کے علاوہ دس گنی ماہوار اس کے کنبہ کی مدد کے لئے بھی عطا کی جائیں۔

ایطالی۔ شب و روز لگاتار محنت سے ان مورچوں کو پھر بنا رہے ہیں جو مقامات بنغازی۔ درنہ۔ طبرق میں حال کے حملوں میں منہدم کر دیئے گئے تھے۔ اب ایطالیوں نے بالکل مدافعت کا پہلو اختیار کر لیا ہے۔ اور بعیدی چوکیوں اور دشمن کا سراغ لگانے والے ہراول دستوں کا سلسلہ قطعًا موقوف کر دیا ہے۔

شہر درنہ کے ایطالی سپہ سالار نے وہاں کے سنوسی خانقاہ کے شیخ کو سید سنوسی کی سالگرہ کی تقریب پر بہت سے تحائف اور کھانے پیش کئے تھے۔ شیخ مذکور نے ان تمام چیزوں کو واپس کر دیا اور کہا کہ دین اسکو قبول کرنے سے منع کرتا ہے۔ یہ چیزیں اس پر حرام ہیں۔ ایطالی اس بات سے بہت برہم ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر صلیح بک جو ہماری طبی مہم میں شریک ہوئے ہیں تمام سپاہ بنغازی کے سرجن مقرر کئے گئے ہیں۔ ہمارا شفاخانہ بڑے کیمپ کے نزدیک منتقل کر دیا گیا ہے۔

جنازہ غائب۔ محمد یحییٰ کا انتقال ہو گیا۔ ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب کی گذارش ہے۔ خاکسار محمد غازی الدین خریدار نمبر ۱۲۱۶

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

جناب مولانا ابو سلیم محمد عبد الرحیم صاحب جبلپوری تحریر فرماتے ہیں :- جناب من السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں نے ایک چھٹانک مومیائی جو بتوسط مولانا المکرم ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اہلحدیث امرتسری منگائی تھی، استعمال کی۔ جراحت کو طاقت بخشنے میں سریع التاثیر ہے۔ میرے احباب مولوی فیض بخش صاحب بروعل اسسٹنٹ و حکیم سید کریم الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر اور منشی حبیب الرحمن صاحب پوسٹ ماسٹر کے نام ایک ایک چھٹانک بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے۔ ۲۰ مارچ ۱۹۱۳ء

جناب حکیم شیخ حیدر رضا صاحب سبھیرے تحریر فرماتے ہیں :- السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ایک بچہ صاحبزادہ شیخ امیں دمہ کھانسی سے بہت حیران تھا غریب زندگی سے تنگ آگیا تھا۔ یہ کھانسی کی شدت سے بیچین پڑا رہتا تھا۔ کچھ بھی مومیائی سود مند ہوئی نصف سے اسکو صحت ہوئی۔ گویا کہ دوبارہ زندگی پائی۔ دیکھ کر بعض لوگوں نے دوا تین چھٹانک ۲

مومیائی

خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کی بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بکمال رہتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصا گیری کا کام دیتی ہے۔ چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔

قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۲۸ر، پاؤ بھر سے عہ محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

مومیائی

ہمیشہ اس پتہ سے منگوایا کریں

بپرو پرائٹر قومی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

جناب خواجہ یوسف صاحب عطر فروش نوشہرہ تحریر فرماتے ہیں :- گذشتہ ... میں نے آپ کے ... مومیائی منگائی تھی۔ واقعی ایسا رنگ دکھلایا کہ قابل تعریف نہیں ... دوبارہ تکلیف دیتا ہوں۔ کہ مہربانی فرما کر خط دیکھتے ہی آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرما کر بندہ کو ممنون و مشکور کیجئے۔

۱۵ مارچ ۱۹۱۳ء

جناب جلال الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ کالی سو لکھتے ہیں :- جناب حکیم صاحب۔ ایک عرصہ ہوا میں نے چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ ایک چھٹانک جناب محمد بیگ صاحب بانگلدار کا آئی اور ایک چھٹانک ہمارا اہلیہ استعمال کرتی ہیں۔ خدا کے فضل سے بہت مفید ہے۔ اب چھٹانک مجھکو اور ایک چھٹانک راجہ رام سنگھ صاحب کے نام بھیجکر ارسال فرما دیں۔ ۱۶ مارچ ۱۹۱۳ء

مومیائی کی مفید ہونے کی اس کثرت سے اور کیا شہادت ہو سکتی ہے کہ برابر چاروں طرف سے خریداران اہلحدیث مومیائی کی تازہ شہادات درج کر رہے ہیں۔ (باقی شہادات آئندہ)

قابل خرید کتابیں

مندرجہ ذیل چار بے نظیر تواریخیں ایک مصری فاضل کی عربی کتاب حقایق الاخبار عن دول الابحار سے اردو میں ترجمہ کی گئیں ہیں

تاریخ عرب — ملک عرب کی مکمل تاریخ جسمیں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے لیکر خیر القرون خلافت راشدہ خلافت بنی امیہ۔ خلافت عباسیہ اور اندلس کی آخری اسلامی اور پُر شان و شوکت سلطنت کے حسرت نصیب خاتمہ کے حالات مکمل درج ہیں۔ صفحات ۲۲۴۔ قیمت عہ

تاریخ مراکش — افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت المراکش (مغرب الاقصیٰ) کی مفصل تاریخ۔ مراکو کی قدیم باشندے۔ مراکش کی قدیم تاریخ کا خاکہ۔ مراکش میں اسلام کا داخلہ۔ بنی ادریس۔ ... ۔ ... ۔ موحدین۔ بنی مرین۔ بنی وطاس۔ بنی سعد اور اشراف حسنی کی اسلامی سلطنتوں اور انکے عروج کے مفصل اور مرتب حالات۔ صفحات ۲۴۰۔ قیمت ...

تاریخ تیونس و طرابلس — ممالک تیونس و طرابلس کی مکمل تاریخ۔ تیونس کی قدیم تاریخ۔ اسلامی فتح کے بعد تیونس کی حالت۔ خلفاء راشدین کا دور حکومت۔ خاندان بنی اغلب۔ علویین۔ عبیدیین۔ بنی زیری۔ صنہاجیون۔ موحدین۔ بنی حفص کی اسلامی حکومتیں۔ تیونس پر طرابلس کی حمایت میں آنا۔ طرابلس کا جغرافیہ۔ طرابلس کی بندرگاہیں۔ عثمانی فتح سے قبل تاریخ طرابلس۔ طرابلس پر دولت عثمانیہ کا قبضہ۔ صفحات ۱۲۶۔ قیمت مجلد ۱۲ر

تاریخ بلاد الجزائر — افریقہ کے ملک الجزائر کی حکومت۔ سلاطین اسلام کی مفصل تاریخ۔ الجزائر کا جغرافیہ اور اسکی بحری سنتا۔ خاندان باربروسہ کا الجزائر پر قبضہ۔ سوال بربر کا ترکوں کی اطاعت میں آنا۔ خیر الدین پاشا کا دور عثمانیہ کا خدمت گار بننا۔ جنگ جری سپاہیوں کی شرارتیں۔ الجزائر پر فرانسیسی قبضہ۔ امیر عبد القادر حسینی اور انکے ہاتھوں فرانس کو دقتیں۔ صفحات ۷۶۔ قیمت ۶ر

حالات سعدی — یعنی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے حالات۔ انکی ہمعصروں کے ساتھ انکا مقابلہ۔ انکے کلام کا نمونہ۔ صفحات ۱۴۴۔ قیمت عہ

ضروری انگریزی الفاظ — یعنی انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل اردو اخبارات میں بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں۔ انکی معانی و تشریحات۔ اخبارات کے ناظرین کے فائدہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۲ر

بدور السافرہ فی امور الآخرہ — یہ کتاب علامہ حضرت جلال الدین صاحب سیوطی کی بینظیر کتاب کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ جسمیں پل صراط میزان۔ کوثر۔ بہشت۔ دوزخ۔ وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت عہ

خیر الدین باربروسہ — امیر البحر کا عظیم الشان امیر البحر جس نے بحیرۂ روم میں یورپ کی بحری طاقت کو ناک میں دم کر دیا تھا۔ صفحات ۲۲۔ قیمت ۲ر

انسان اور اس کی تقدیر — مسئلہ تقدیر پر مدلل اور مفصل بحث کی گئی ہے۔ آریوں کے اعتراضات کے جوابات۔ روح کی حقیقت۔ روح کی گذشتہ۔ موجودہ اور آئندہ حالت پر بحث۔ تناسخ کی تردید۔ قیمت عہ

انوار قدسیہ — یہ کتاب امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار۔ حقیقی تصوف۔ اولیاء اللہ کے مقالات و مقامات۔ روحانی مجاہدات اور برکات کا بیان۔ قیمت ۴ر

صفحہ ہذا کی کتب اس پتہ سے طلب کریں :- علم الدین مدیر دائرہ علمیہ محلہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

AsliAhleSunnet.com

برقی سٹ یعنی مردمی کا بکس

وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا نوجوانی کی مسکرات سے اپنی طاقت کھو کر دنیا کی لذات سے محروم ہو چکے ہیں۔ انکے لئے خوشخبری ہو کہ ہمارا طاقت کا بکس بفضل خدا گئی گذری طاقت کو از سر نو بحال کر دیگا۔ پھر انہیں عالم شباب کا زمانہ نظر آ جائیگا۔ رقت۔ جریان۔ سرعت۔ دل دھڑکنا۔ اختلاج ... نامردگی۔ مایوسی۔ عضو مخصوص میں کجی۔ نرمی۔ لاغری وغیرہ امراض کیلئے ہمارا برقی سٹ اکسیر ہے اور دیکھئے کہ حکیم ... نے اسمیں کس غضب کی تاثیر رکھی ہے۔ جس کے استعمال سے بہت سے بے اولاد فائدہ اٹھا کر اولاد والے بن گئے ہیں۔ ہمارا طاقت کا بکس علاوہ درست کرنے طاقت جسمانی کے قوائے تناسل کو اصلی حالت میں لے آتا ہے۔ طاقت کے بکس میں تین شیشیاں ہیں ... استعمال سے سست رگوں کا پانی بلا تکلیف نکل جاتا ہے ... عضو مخصوص میں قوت پیدا ہوتی ہے ... جسکے استعمال سے تمام اندرونی نقائص رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس [illegible]

جوہر معدنیات

طبی کتب کے ناظرین اسکے بیشمار فوائد سے واقف ہیں۔ چند فوائد اسکے درج کئے جاتے ہیں۔ اوّل درجہ کا مقوی۔ مبہی ہے۔ سرعت۔ رقت۔ جریان کو دفع کرتا ہے۔ دمہ۔ کھانسی۔ ضیق النفس ابتدائی سل و دق کیلئے از حد مفید ہے۔ چوٹ لگنے کو دور کرتی کھانسی سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ بعد ... دور کرتی کھانسی سے طاقت زائل نہیں ہوتی۔ سانس ... خون کیلئے اکسیر ہے۔ کمزوری سینہ کو دفع کر کے مضبوط ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور چہرہ کو مضبوط کرتا ہے۔ قوت دماغ کیلئے تریاق اعظم ہے۔ لطف یہ کہ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر ایک موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی [illegible]

اکسیر چشم

یہ اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے۔ جو آشوب۔ سرخی۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ خارش۔ ککرے۔ ضعف بصارت وغیرہ کیلئے از حد مفید ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

بال اڑانیکا پوڈر

جو زائد از ضرورت بالوں کو آناً فاناً اڑا دیتا ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ عمدہ اجزا سے مرکب ہے۔ قیمت ۲ اونس [illegible]

(نمونہ آم)

روغن بہار

یہ روغن بالوں کو معطر و معنبر بنانے کے علاوہ بھی اور گھنے بناتا ہے۔ بالوں کو جو قبل از وقت سفید ہونے لگتا ہے۔ قوت دماغ کیلئے بے نظیر تحفہ ہے۔ اسکے استعمال سے بہا بال نہوں ... داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔

قیمت فی شیشی [illegible]

دافع درد سر

درد سر اگرچہ کیسا ہی تکلیف دہ مرض ہو۔ مگر ہماری دوائی جو کھانے اور لگانے پر مشتمل ہے۔ زیادہ دیر تک کی محتاج نہیں۔ اسکے استعمال سے چشم زدن میں فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔

قیمت ایک روپیہ (عہ)

شہادات بوجہ عدم گنجائش درج نہ ہو سکیں — حکیم محمد یعقوب مالک شفاخانہ شفاء الامراض قلعہ سرجا سنگھ امرتسر — دو پیسہ کا ٹکٹ آنے پر طبی مشورہ مفت

دوکان تھوک و خوردہ فروشی ادویات کا اشتہار

بحمد اللہ ہمارا کارخانہ اسی نیکنامی کیساتھ جاری ہے۔ ہمارے ہاں ادویات یونانی و مفردات ہر قسم کی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں کتابت جیسے مرکبات و شربت وغیرہ و روغنیات۔ روغن کدو وکاہو۔ دیسی خالص اصلی ہمارا تیار کردہ موجود ہے۔ روغن زیتون و بلسان و عنبر خالص بھی موجود ہے۔ اور مشک ختن درجہ اعلیٰ و دوم۔ عنبر ... جواہرات کا رکھا ہو یہ سب موجود ہیں۔ اور ڈاکخانہ کی معرفت سے بھیجا جاتا ہے۔ اور ہمارے پاس پیٹنٹ دوائیں بھی بطور ایجنسی کے بھیجیں تو نہایت خوشی کیساتھ فروخت کیا جائیگا۔ اور سمیات یعنی سنکھیا۔ دار چکنہ۔ میٹھا تیلیہ کا لائسنس بھی ہمکو حاصل ہے۔

المشتہر:- حاجی احمد حسین مینیجر و مالک دکان حاجی تفضل حسین و الطاف حسین بازار کھاری باولی پھاٹک حبش خان دہلی۔

ہمیشہ سچائی کا بیڑا پار ہے!

حبوب مبارک۔ درد کہنہ۔ سرفہ۔ ضیق النفس۔ تپ دق کہنہ کیلئے از حد مفید ہے۔ قیمت ۱۲؍

سرمہ منور چشم۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پڑوال۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کیلئے از حد مفید ہے۔ خاص تعریف یہ ہے کہ درد کیسا ہی سخت ہو دم زدن میں بفضل ایزدی شفا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؍

دوائی چنبل۔ نہایت مفید ہے۔ ایک یا دو ہفتہ کے استعمال کو ہمیشہ کے دکھ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت بہت قلیل۔ یعنی فی ڈبیہ [illegible]

حبوب ہاضمہ و دافع نفخ۔ یہ حبوب درد ... کو دور کر ... کا اثر رکھتی ہے۔ کیسا ہی درد سخت ہو۔ دم زدن میں بفضل ایزدی شفا دیتا ہے۔ گویا یہ مثال صادق آتی ہے کہ روتا آئے اور ہنستا جائے۔ قیمت ۸؍

حبوب بواسیر۔ بادی آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت [illegible]

المشتہر:- حکیم خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ رلولاں امرتسر

مسلمانوں کا مشیر

اخبار المشیر ہے۔ جو انکے حقوق کا محافظ انکی تمدنی برائیوں کا مصلح انکی تعلیم کا حامی۔ انہیں اتحادی زندگی اور علمی اخلاق اور مذہبی ذوق ... روحانی مذاق پیدا کرنیوالا اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے۔ قیمت سالانہ ... مینیجر المشیر مراد آباد

ضیاء الاسلام

صوبہ متحدہ میں اپنی طرز کا واحد علمی و مذہبی ماہوار رسالہ ہے۔ جس میں علمی۔ تمدنی۔ اخلاقی۔ تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات ہوتے۔ قیمت سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ۸)

المعلن مینیجر ضیاء الاسلام مراد آباد۔

روز بازار سٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبد العزیز صاحب پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب ...

AsliAhleSunnet.com